THU.13.August.2026
VOLUME:22 NO:189
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ:مئی
روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 13/اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 189
29/صفرالمظفر 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

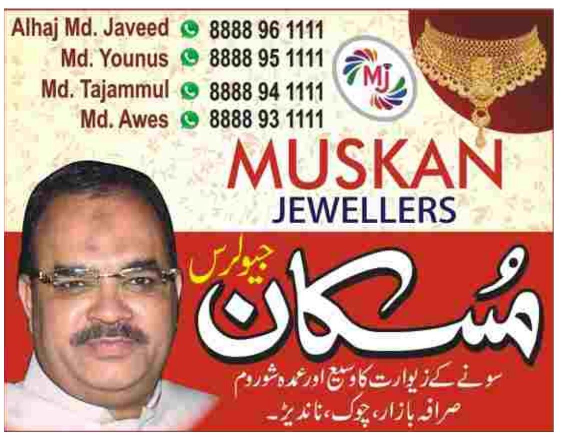
Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

وزیر اعظم اور وزیر داخلہ پورے سیشن میں ایوان سے غیر حاضر، پہلی بار ایسا ہوا: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مسلسل غیر حاضری کو لے کر حکومت پر سخت نشانہ لگایا۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ 1952 کے بعد یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے جب کسی مکمل پارلیمانی سیشن کے دوران نہ وزیر اعظم اور نہ ہی وزیر داخلہ لوک سبھا یا راجیہ سبھا میں موجود رہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بدھ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ 1952 کے بعد پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ پورے سیشن کے دوران نہ وزیر اعظم اور نہ ہی وزیر داخلہ لوک سبھا یا راجیہ سبھا میں موجود رہے۔ انہوں نے لوک سبھا میں کانگریس کے نائب لیڈر گورو گوگوئی کی ایک پوسٹ بھی شیئر کی، جس میں وزیر داخلہ امت شاہ کی ایوان میں غیر حاضری پر سوال اٹھایا گیا تھا۔ گورو گوگوئی نے سوال کیا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے پارلیمنٹ میں تعلیم اور طلبہ کے احتجاج سے متعلق دو روز تک جاری رہنے والی بحث سے خود کو دور کیوں رکھا اور وہ ایوان سے غیر حاضر کیوں رہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وزیر داخلہ امت شاہ لوک سبھا میں آنے سے پہلے ایک اور بحث چاہتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اپوزیشن پہلے ہی یہ واضح کر چکا ہے کہ محض لیکچر دینے کا وقت گزر چکا ہے۔ ان کے مطابق وزیر داخلہ کو دہلی میں نوجوانوں کے خلاف پولیس کارروائی اور بہار میں اے کے-47 کے مبینہ استعمال جیسے معاملات پر پارلیمنٹ میں جواب دینا چاہیے۔ گورو گوگوئی نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں موجود رہنا چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان معاملات پر ایوان میں جواب دے جنہیں اپوزیشن مسلسل اٹھا رہا ہے۔ یہ تنازع اس وقت مزید شدت اختیار کر گیا جب وزیر داخلہ امت شاہ نے طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کارروائی پر اٹھنے والے سوالات کے درمیان کہا کہ وہ پارلیمنٹ میں ہر بحث کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں، بشرطیکہ اپوزیشن ایوان کو چلنے دے۔ شاہ کے اس بیان پر کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سخت ردعمل ظاہر کیا تھا۔ راہل گاندھی نے کہا تھا کہ نوجوانوں کو وزیر داخلہ کا لیکچر نہیں چاہیے، بلکہ وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ طلبہ کے خلاف کارروائی کس کے حکم پر کی گئی۔ انہوں نے پولیس کی جانب سے احتجاج کرنے والے طلبہ پر پیلیٹ گن کے استعمال اور کیل لگی لاٹھیوں سے مبینہ پٹائی کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت سے جواب طلب کیا تھا۔ کانگریس نے اسی پس منظر میں امت شاہ کی پارلیمنٹ میں غیر حاضری کو سیاسی طور پر اہم قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ ان مسائل پر ایوان میں براہ راست جواب دیں اور اپوزیشن کے سوالات کا سامنا کریں۔

ٹرائی اسپیم کال رپورٹ 2026: تین مہینوں میں 24.4 بلین اسپیم کمیونیکیشنز ریکارڈ، سیکورٹی ایجنسیاں تشویش میں مبتلا

نئی دہلی: ہندوستان میں اسپیم کالز اور پیغامات کا مسئلہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ملک کی سیکورٹی ایجنسیوں اور ٹیلی کام ریگولیٹری ادارے ٹرائی کی تشویش بڑھ گئی ہے۔ حال ہی میں ٹرائی نے ایک رپورٹ جاری کی، جس کے مطابق سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی یعنی اپریل سے جون کے دوران ملک میں 4.24 ارب سے زیادہ اسپیم کالز اور پیغامات ریکارڈ کیے گئے۔ اگر اسے روزانہ کے حساب سے دیکھا جائے تو یہ تعداد تقریباً 26 کروڑ اسپیم کمیونیکیشن کے برابر بنتی ہے۔ یہ اعداد و شمار ہمارے موبائل نیٹورک کی سیکورٹی پر بڑا سوال کھڑا کرتے ہیں۔ ٹیلی کام کمپنیوں نے اسپیم کال کرنے والوں اور جعل سازوں کو پکڑنے کے لیے مصنوعی ذہانت (اے آئی) تعینات کر رکھا ہے۔ ٹرائی اور ٹیلی کام کمپنیوں کی جانب سے تعینات کیے گئے جدید اے آئی پر مبنی اسپیم ڈیٹیکشن سسٹم نے مجموعی طور پر 99.22 ارب، یعنی تقریباً 2300 کروڑ سے زیادہ مشتبہ کالز کی شناخت کی، جو عام لوگوں کو دھوکہ دینے یا پریشان کرنے کے لیے کی جا رہی تھیں۔ یہ ملک میں آنے والی کل کالز کا تقریباً 2.3 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ، 44.1 ارب یعنی 144 کروڑ سے زیادہ مشتبہ اسپیم پیغامات کو بھی اے آئی نے بروقت فلیگ یا ٹریک کیا ہے۔ ان اسپیم کالز کو روکنے کے لیے حکومت اور ٹرائی نے مل کر اب تک کی سب سے بڑی کارروائی کی ہے۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے 83.1 لاکھ سے زیادہ ٹیلی کام وسائل پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ان میں سے 37.1 لاکھ سے زیادہ نمبروں کو پہلی بار غلطی کرنے پر 15 دن کے لیے بین کر دیا گیا، جبکہ بار بار قوانین کی دھجیاں اڑانے والے 46786 کنکشنز کو براہ راست ایک سال کے لیے منقطع کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسپیم اور دھوکہ دہی پر مبنی پیغامات بھیجنے والے 263 تھوک پیغام بھیجنے والوں کو مکمل طور پر بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی 2873 ایس ایم ایس ہیڈرز کو بھی ہمیشہ کے لیے بلاک کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ٹرائی نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ریلائنس جیو، ایئرٹیل اور ووڈافون آئیڈیا جیسی بڑی کمپنیوں پر بھی کروڑوں روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے، کیونکہ یہ کمپنیاں اپنے نیٹ ورک پر اسپیم بھیجنے والوں کو روکنے میں غفلت برتتی پائی گئی تھیں۔ سیکورٹی ایجنسیوں کا ماننا ہے کہ بڑے پیمانے پر ہونے والی اسپیم کمیونیکیشن کے پیچھے صرف سامان فروخت کرنے والی کمپنیاں ہی نہیں ہیں، بلکہ سائبر جرائم پیشہ افراد کے بڑے گروہ بھی سرگرم ہیں۔ ان اسپیم کالز اور پیغامات کا ایک بڑا حصہ بینکنگ فراڈ، جعلی کے وائی سی اپ ڈیٹ، قرض کے جھوٹے آفرز اور یو پی آئی فراڈ سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ جعل ساز اکثر سرکاری افسر یا معروف کمپنیوں کے نمائندے بن کر لوگوں کو کال کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف عام لوگوں کی رقم ضائع ہو رہی ہے، بلکہ ملک کے ڈیجیٹل ایکو سسٹم پر سے اعتماد بھی کم ہو رہا ہے۔

سماجوادی پارٹی کی ایف سی آر اے بل کو جے پی سی کے پاس بھیجنے کی حمایت، رام مندر چندہ چوری پر حکومت سے جواب طلب

نئی دہلی: سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے ارکان پارلیمنٹ نے غیر ملکی عطیات (ضابطہ) قانون (ایف سی آر اے) میں ترمیم سے متعلق بل کو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے پاس بھیجنے کی حمایت کی ہے۔ ایس پی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہا کہ بل کو جے پی سی کے پاس بھیجا جانا اچھی بات ہے، کیونکہ اپوزیشن پہلے ہی اس بات پر تشویش ظاہر کر چکی ہے کہ غیر سرکاری تنظیموں اور زمینی سطح پر کام کرنے والے اداروں کے کام میں کس طرح مداخلت یا ہیر پھیر کی جا سکتی ہے۔ ڈمپل یادو نے الزام لگایا کہ تعلیم اور بچوں کے لیے کام کرنے والے این جی اوز سمیت ایسے اداروں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے جو حکومت کی خواہش کے مطابق کام نہیں کرتے۔

کرناٹک میں گٹکھا - پان مسالہ بنانے، فروخت کرنے اور نقل وحمل پر ایک سال کیلئے پابندی عائد

بنگلورو :(ایجنسیز) کرناٹک کے فوڈ سیفٹی کمشنر کے دفتر نے ریاست میں تمباکو اور نیکوٹین پر مشتمل گٹکھا و پان مسالہ کی تیاری، ذخیرہ اندوزی، سپلائی، نقل وحمل اور فروخت پر ایک سال کے لیے پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ فیصلہ عوامی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا گیا ہے۔ حکم نامے کے تحت ایسی مصنوعات کی کسی بھی قسم کی سپلائی اور فروخت پر روک رہے گی۔ محکمہ فوڈ سیفٹی نے متعلقہ تاجروں کو اس پابندی پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکومت کا مقصد تمباکو اور نیکوٹین کے استعمال سے پیدا ہونے والے صحت کے خطرات کو کم کرنا ہے۔ پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف فوڈ سیفٹی قانون کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ کرناٹک حکومت نے فوڈ سیفٹی افسران کی قیادت میں خصوصی معائنہ اور نفاذ کی مہم بھی شروع کی ہے۔ افسران کی ٹیمیں ممنوعہ تمباکو اور نیکوٹین مصنوعات کی فروخت اور سپلائی پر نظر رکھیں گی اور قواعد کی خلاف ورزی پائے جانے پر کارروائی کی جائے گی۔ محکمہ نے یہ حکم فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ، 2006 کی دفعہ 30(2)(اے) اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز (فروخت پر ممانعت اور پابندی) ریگولیشن، 2011 کے ریگولیشن 2.3.4 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جاری کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کرناٹک کے فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے عام لوگوں سے بھی اپیل کی ہے کہ اگر کہیں ممنوعہ تمباکو یا نیکوٹین مصنوعات کی تیاری، فروخت یا سپلائی کی معلومات ملے تو متعلقہ افسران کو مطلع کریں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد ریاست میں تمباکو کی لت پر قابو پانا اور صحت مند و نشہ سے پاک کرناٹک کی تعمیر کی سمت میں کام کرنا ہے۔ حکومت نے اس فیصلے کو نشہ سے پاک اور صحت مند کرناٹک کی سمت میں اٹھایا گیا قدم قرار دیا ہے۔

ایک ہی دن تین پروازوں میں تکنیکی خرابی، مسافر پریشان۔انجن فیل ہونے پر طیارے کی ہنگامی لینڈنگ

نئی دہلی: ایک ہی دن تین مختلف پروازوں میں تکنیکی خرابیوں کے باعث فضائی خدمات متاثر ہوئیں، جس کے نتیجے میں مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلسل پیش آنے والے واقعات پر مسافروں نے متعلقہ فضائی کمپنیوں کی خدمات پر ناراضی کا اظہار کیا۔ بدھ کی صبح کولکاتا سے چنئی جانے والی ایئر انڈیا ایکسپریس کی پرواز میں تکنیکی خرابی پیدا ہوگئی۔ خرابی کے باعث طیارے کی روانگی میں تاخیر ہوئی، جس پر مسافر مشتعل ہوگئے اور کولکاتا ہوائی اڈے پر احتجاج کیا۔ مسافروں نے طویل تاخیر پر اپنی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فوری حل کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب دہلی سے پونے جانے والی اسپائس جیٹ کی پرواز بھی تکنیکی خرابی کے باعث متاثر ہوئی۔ یہ پرواز منگل کی رات 9 بج کر 55 منٹ پر روانہ ہونے والی تھی۔ مسافر طیارے میں سوار ہو چکے تھے کہ اسی دوران طیارے کے ایئر کنڈیشننگ نظام میں خرابی پیدا ہوگئی۔ ایئر کنڈیشننگ نظام بند ہونے کے باعث طیارے کے اندر شدید گرمی اور گھٹن پیدا ہوگئی۔ مسافر گرمی سے بے حال ہوگئے اور بعض افراد ہاتھ سے پنکھا جھل کر ہوا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ صورتحال اس وقت مزید تشویشناک ہوگئی جب بچے گرمی اور گھٹن کی وجہ سے رونے لگے، جبکہ حاملہ خواتین کو بھی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مسافروں کے احتجاج کے بعد تکنیکی عملہ طیارے کا معائنہ کرنے پہنچا، تاہم بعد میں اسپائس جیٹ نے پرواز منسوخ کر دی۔ مسافروں کو طیارے سے اتار کر ٹرمینل منتقل کر دیا گیا۔ بعد ازاں متبادل پرواز کا انتظام کیا گیا، جو بدھ کی صبح تقریباً 5 بجے روانہ ہوئی۔ اسی دوران منگل کی رات کولکاتا سے چنئی جانے والی انڈیگو کی پرواز میں بھی سنگین تکنیکی خرابی پیش آئی۔ رات تقریباً 11 بج کر 30 منٹ پر طیارے کا بایاں انجن کام کرنا بند ہوگیا۔ صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر چنئی ہوائی اڈے پر مکمل ہنگامی صورتحال نافذ کر دی گئی۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ: راؤز ایونیو کورٹ نے سی بی آئی کی چارج شیٹ پر لیا نوٹس، کل سے الزامات طے کرنے پر سماعت

نئی دہلی: نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں راؤز ایونیو کورٹ نے مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی جانب سے داخل کی گئی چارج شیٹ کا نوٹس لے لیا ہے۔ خصوصی عدالت میں ملزمان پر الزامات طے کرنے کے معاملے پر 13 اگست سے سماعت شروع ہوگی۔ سماعت کے دوران عدالت نے میڈیا میں معاملے کے گواہوں کے نام شائع کیے جانے پر سخت اعتراض کیا۔ عدالت نے کہا کہ یہ انتہائی حیران کن ہے کہ جو بات ابھی عدالت کے سامنے کہی بھی نہیں گئی، وہ چارج شیٹ کا حصہ ہے اور میڈیا میں سامنے آ رہی ہے۔ عدالت نے کہا کہ میڈیا کی بھی ذمہ داری ہے اور ایسی معلومات کو اس طرح شائع نہیں کیا جانا چاہیے۔ سی بی آئی نے بھی عدالت کو بتایا کہ میڈیا میں بعض گواہوں کے نام شائع کیے جا رہے ہیں اور ان میں نابالغ گواہ بھی ہو سکتے ہیں۔ تفتیشی ایجنسی نے کہا کہ چارج شیٹ کے حصوں کو مسلسل اخبارات میں شائع کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، سی بی آئی نے نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں مزید تفتیش کی اجازت کے لیے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ عدالت نے اس درخواست پر ملزمان سے جواب طلب کیا ہے اور اس معاملے پر بھی جمعرات کو سماعت ہوگی۔ سی بی آئی نے نیٹ یو جی پیپر لیک معاملے میں تقریباً 20 ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی ہے۔ چارج شیٹ میں یش یادو، مانگی لال بیوال، دنیش بیوال، وکاس بیوال، شبھم کھرنار، دھننجے لوکھنڈے، پرہلاد کلکرنی، منجس ہرشد کمار، ڈاکٹر منوج شیرورے، شیوراج رگھوناتھ موٹے گاؤنکر، منیشا واگھمارے، منیشا مندھارے اور منیشا سنجے ہولدار کو ملزم بنایا گیا ہے۔ سی بی آئی کے مطابق 3 موضوعاتی ماہرین نے دہلی واقع این ٹی اے کے دفتر کے خفیہ شعبے سے نیٹ امتحان کے سوالات مختلف طریقوں سے باہر نکالے تھے۔ تفتیش میں سامنے آیا کہ خفیہ شعبے سے باہر نکلتے وقت ماہرین کی تلاشی نہیں لی جاتی تھی۔

محمد سراج بن گئے حجام!

سرفراز خان کے بال کاٹنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل

کولمبو: بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسٹار فاسٹ بولر محمد سراج نے ٹیم میں دوبارہ واپسی کرنے والے سرفراز خان کے ساتھ دلچسپ شرارت کی۔ سراج نے سرفراز خان کے بال کاٹنے کی کوشش کی، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی ہے۔ وائرل ویڈیو میں محمد سراج، سرفراز خان کے پاس پہنچتے ہیں اور خود ان کے بال کاٹنے کی پیشکش کرتے ہیں۔ تاہم سرفراز خان سراج کی پیشکش پر زیادہ پُرجوش نظر نہیں آتے۔ ان کے تاثرات سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انہیں سراج کی حجامت کی مہارت پر زیادہ بھروسہ نہیں تھا۔ جیسے ہی سراج نے سرفراز کے بال کاٹنے کی تیاری شروع کی، سرفراز کے چہرے پر ہلکی سی گھبراہٹ بھی دکھائی دی۔ تاہم آخرکار انہوں نے سراج کو اپنے بال کاٹنے کی اجازت دے دی۔ سراج نے بھی ایک ماہر حجام کی مدد لیتے ہوئے مزاحیہ انداز میں اپنا یہ 'سیشن' مکمل کیا۔ اس دوران سرفراز خان کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ موقع ملتے ہی وہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے، لیکن سراج نے اپنی شرارت مکمل کرلی۔

جیل میں بند سابق رکن پارلیمنٹ پرجول ریونّا کے پاس ملا موبائل فون

چھاپہ ماری میں ہوئے انکشافات نے کھڑے کیے سوالات

بنگلورو: یہاں کی 'پرپنا اگرہارا مرکزی جیل' میں سی سی بی نے چھاپہ ماری کی۔ اس دوران سابق رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کی بیرک سے ایک اینڈرائیڈ موبائل فون ضبط کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (جیل اور اصلاحی خدمات) آلوک کمار نے بدھ کے روز دی۔ 11 اگست کو 'سنٹرل کرائم برانچ' کی جانب سے ہائی سیکورٹی جیل میں بند ہائی پروفائل قیدیوں اور دیگر قیدیوں کے خلاف 4 سے 5 گھنٹے تک تلاشی مہم چلائی گئی، جس کے دوران فون ضبط کیا گیا۔ کمار نے بتایا کہ سی سی بی نے پرپنا اگرہارا پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے اور اب ایف آئی آر درج کرنے کا عمل جاری ہے۔ کمار نے بتایا کہ جیل حکام نے 6 اگست کو ریونا کی بیرک کی تلاشی لی تھی، لیکن اس وقت تلاشی ٹیم کو کوئی بھی ممنوعہ چیز نہیں ملی تھی۔ ڈی آئی جی (جنوبی) کی رپورٹ کی بنیاد پر فرائض میں لاپروائی برتنے کے الزام میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ شری ایرنا رنگپور کو معطل کر دیا گیا ہے۔ وہیں بنگلورو مرکزی جیل کے سپرنٹنڈنٹ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اس واقعے کی تفصیلی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔'' واضح رہے کہ سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کے پوتے اور جے ڈی (ایس) لیڈر ایچ ڈی ریونا کے بیٹے پرجول ریونا نے 2019 سے 2024 تک لوک سبھا میں حسن پارلیمانی حلقہ کی نمائندگی کی تھی۔ انہیں مئی 2024 میں جنسی استحصال کے معاملات کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انہیں استحصال کے ایک معاملے میں قصوروار بھی قرار دیا گیا۔ بنگلورو کی ایک خصوصی عدالت نے اگست 2025 میں انہیں عمر قید کی سزا سنائی، جس کے بعد انہیں پرپنا اگرہارا جیل بھیج دیا گیا۔

برطانیہ میں شدید گرمی کا قہر

درجہ حرارت 38 ڈگری تک پہنچنے کا امکان

لندن: برطانیہ اس وقت شدید گرمی، خشک سالی اور جنگلوں میں بھڑکتی آگ بحران سے نبرد آزما ہے۔ محکمہ موسمیات نے کئی علاقوں کے لیے شدید ترین گرمی کا الرٹ جاری کیا ہے۔ آنے والے دنوں میں درجہ حرارت 38 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے۔ صورتحال کے پیش نظر وزیر اعظم اینڈریو برنہم نے بدھ کو حکومت کی ہنگامی کمیٹی 'کوبرا' کا اجلاس طلب کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جنوبی اور مشرقی برطانیہ اور مڈلینڈز کے کچھ حصوں میں گرمی سب سے زیادہ پریشان کر سکتی ہے۔ برطانیہ کے کئی حصوں میں پہلے سے ہی 'امبر ہیٹ-ہیلتھ الرٹ' نافذ ہے۔ محکمہ صحت کے حکام نے لوگوں، خاص طور پر بزرگوں اور دیگر حساس افراد سے گرمی کے دوران اضافی احتیاط برتنے کی اپیل کی ہے۔ 2026 میں برطانیہ میں آنے والی پانچویں ہیٹ ویو ہے اور محکمہ موسمیات کے مطابق رواں سال کی گرمی اب تک ریکارڈ سطح پر پہنچ چکی ہے۔ رواں سال اب تک 30 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ درجہ حرارت والے 35 دن درج کیے جا چکے ہیں۔ گرمی کا اثر صرف لوگوں کی صحت تک ہی محدود نہیں ہے۔ طویل عرصے سے جاری خشک سالی نے پانی کے بحران کو سنگین بنا دیا ہے اور جنگلوں میں آگ کا خطرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ برطانیہ اور ویلز میں رواں سال اب تک جنگل میں آگ لگنے کے 966 واقعات درج کیے جا چکے ہیں، جن میں سے صرف اگست کے ابتدائی 10 دنوں میں ہی 185 واقعات پیش آئے۔ 'دی گارڈین' کے مطابق حکومت کے کوبرا اجلاس میں گرمی، جنگل کی آگ، پانی کی دستیابی اور ہنگامی خدمات پر بڑھتے ہوئے دباؤ سے نمٹنے کے اقدامات پر بحث ہوگی۔ حکومت نے فائر فائٹنگ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے 9.7 کروڑ پاؤنڈ کی اضافی امداد کا بھی اعلان کیا ہے۔ صورتحال کی سنگینی کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ خشک سالی کی وجہ سے لاکھوں لوگ پانی کی پابندیوں کے دائرے میں ہیں۔ 'رائٹرز' کے مطابق تقریباً 4.5 کروڑ لوگ ایسے علاقوں میں رہ رہے ہیں جنہیں خشک سالی سے متاثرہ مانا گیا ہے، جبکہ تقریباً 2.7 کروڑ لوگوں پر پانی سے متعلق پابندیوں کا اثر ہے۔

مراٹھی کا علم نہ رکھنے والے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لائسنس منسوخ ہوں گے، ریاستی حکومت کا اعلان

ممبئی:(ایجنسیز) مہاراشٹر حکومت نے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا عملی علم لازمی قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ زبان سے ناواقف ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور قواعد پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ان کے لائسنس منسوخ کیے جا سکتے ہیں۔ مہاراشٹر کے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے بدھ کو اعلان کیا کہ ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں آٹو رکشہ اور ٹیکسی چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کا کام چلاؤ علم ضروری ہوگا۔ حکومت اس سلسلے میں بدھ کو ایک سرکاری حکم نامہ جاری کرنے والی ہے، جس کے تحت موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 کے تحت مہاراشٹر موٹر وہیکل (ترمیمی) قواعد، 2026 نافذ ہوں گے۔ ترمیم شدہ قواعد کے مطابق، جن ڈرائیوروں میں مراٹھی بولنے کا عملی یا کام چلاؤ علم نہیں ہوگا، انہیں پہلے ایک ماہ کا نوٹس دیا جائے گا۔ اگر وہ اس مدت کے اندر زبان سیکھنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے ڈرائیونگ لائسنس کے اجازت نامے کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد بھی قواعد کی خلاف ورزی جاری رہنے پر اجازت نامہ مستقل طور پر منسوخ کیا جا سکے گا۔ وزیر پرتاپ سرنائک نے کہا کہ یہ کوئی نیا قانون نہیں ہے بلکہ 1989 سے موجود ایک ضابطے کو سختی سے نافذ کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ڈرائیوروں کو مراٹھی سیکھنے کے لیے 15 اگست تک کا وقت دیا تھا۔ کئی ڈرائیوروں نے اس دوران زبان سیکھی، تاہم کچھ لوگ اب بھی مراٹھی سیکھنے سے انکار کر رہے ہیں۔ سرنائک نے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، اس لیے ڈرائیوروں کو زبان سیکھنے کے لیے مناسب وقت دیا گیا، لیکن جو لوگ جان بوجھ کر قواعد کی خلاف ورزی کریں گے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مہاراشٹر موٹر وہیکل قواعد، 1989 کے قاعدہ 4 کی ذیلی دفعہ (4) میں ترمیم کر کے مراٹھی زبان کے 'کام چلاؤ علم' کو ڈرائیور اتھارائزیشن کے لیے لازمی اہلیت میں شامل کیا گیا ہے۔ نئے ضابطے کے تحت ڈرائیوروں کو دیگر شرائط کے ساتھ مراٹھی زبان میں عملی مہارت بھی ثابت کرنا ہوگی۔ نئے شامل کیے گئے قاعدہ 22 (3اے) کے تحت الیکٹرانک میٹر والی ایپ پر مبنی موٹر کیب چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے بھی مراٹھی کا کام چلاؤ علم لازمی ہوگا۔ لائسنسنگ حکام کو پہلی بار قواعد کی خلاف ورزی پر اجازت نامہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کرنے اور بار بار خلاف ورزی کی صورت میں اسے مستقل طور پر منسوخ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اسی طرح قاعدہ 78 کی ذیلی دفعہ (2) میں نئی شق شامل کر کے پرمٹ ہولڈرز کے لیے بھی مراٹھی کا عملی علم ضروری کر دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ قاعدہ 85 (1) کے تحت کیب اور ٹیکسی پرمٹ کی تجدید کے لیے مقامی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی تسلی کے مطابق مراٹھی زبان میں عملی مہارت کا ثبوت دینا بھی ضروری ہوگا۔

جسٹس یشونت ورما کے خلاف تینوں الزامات ثابت

جانچ کمیٹی کو گھر سے برآمد نقدی پر نہیں ملا اطمینان بخش جواب

نئی دہلی: جسٹس یشونت ورما سے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ بدھ کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کر دی گئی۔ یہ وہی معاملہ ہے جس میں جسٹس ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے بڑی مقدار میں نقدی ملنے کے الزامات لگے تھے اور ان کے خلاف عہدے سے ہٹانے کی کارروائی شروع کی گئی تھی۔ راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے جنرل سکریٹریز نے یہ رپورٹ اپنے اپنے ایوان میں پیش کی۔ رپورٹ 2 حصوں پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے زبانی اور دستاویزی شواہد بھی شامل ہیں۔ 3 رکنی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مئی میں ہی لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو سونپ دی تھی۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ سے کچھ بڑے انکشافات ہوئے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے تشکیل دی گئی اس کمیٹی نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف عائد تینوں الزامات کو درست مانا ہے۔ رپورٹ میں انہیں قصوروار قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس معاملے میں کسی طرح کی سازش کے اشارے نہیں ملے ہیں۔ یہ معاملہ دہلی میں جسٹس ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے نقدی ملنے اور اس کے بعد شروع ہونے والی تحقیقات سے متعلق ہے۔ تحقیقاتی کمیٹی نے نقدی کی موجودگی، اس سے متعلق شواہد کو محفوظ رکھنے اور جسٹس ورما کی جانب سے دی گئی وضاحت کو لے کر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ کمیٹی نے اپنے نتائج میں جج کو قصوروار قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نئی دہلی کے 30، تغلق کریسنٹ واقع سرکاری رہائش گاہ کے اسٹور روم میں 500 روپے مالیت کے کافی تعداد میں نوٹ ملے تھے۔ کمیٹی نے کہا کہ جج اطمینان بخش طور پر یہ واضح نہیں کر سکے کہ یہ نوٹ وہاں کیسے پہنچے، ان کا ذریعہ کیا تھا اور ان کی ملکیت کس کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق اسٹور روم میں موجود مادی شواہد کو محفوظ یا برقرار نہیں رکھا گیا۔ کمیٹی نے کہا کہ قانونی طریقے سے سیل کرنے اور معائنے سے پہلے اسٹور روم کی حالت بدل گئی تھی۔ بعد میں نقدی کے نوٹ دستیاب نہیں رہے۔ کمیٹی نے اس بات کو بھی مبہم قرار دیا کہ یہ نوٹ آخر کہاں گئے۔ رپورٹ کے مطابق جسٹس ورما کی جانب سے خاص طور پر 22 مارچ 2025 کو دیے گئے جواب اور اس کے بعد اختیار کیے گئے موقف کو کمیٹی نے حالات کے مطابق واضح اور اطمینان بخش نہیں پایا۔ کمیٹی نے کہا کہ جواب میں وہ وضاحت، شفافیت اور ادارہ جاتی ذمہ داری نظر نہیں آئی جس کی ان حالات میں توقع تھی۔ آزاد سرکاری گواہوں اور دیگر تصدیقی مواد کے ساتھ جواب کا موازنہ کرنے پر کمیٹی نے اسے ٹال مٹول والا اور غیر اطمینان بخش قرار دیا۔ واضح رہے کہ جسٹس ورما کے خلاف تحقیقات کے لیے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے 12 اگست 2025 کو 3 رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ بعد میں کمیٹی کی تشکیل نو کی گئی۔ اس میں سپریم کورٹ کے جسٹس اروند کمار، بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شری چندر شیکھر اور سینئر وکیل بی وی آچاریہ شامل رہے۔

भारत सरकार मान्य
नॅशनल एज्युकेशनसोसायटी द्वारासंचलीत
नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था,
माळटेकडी रेल्वेफ्लायओव्हर ब्रिज जवळ, माळटेकडी रोड, देगलूर नाका, नांदेड.
प्रवेश सुचना

शैक्षणीक सत्र ऑगष्ट २०२६ पासून सुरू होणाऱ्या खालील व्यवसायात प्रवेश देण्यासाठी दिनांक **१२-०८-२०२६** पासून समुपदेशन फेरी सुरू होत आहे तरी ईच्छुक विद्यार्थ्यांनी या संस्थेशी सकाळी **१०:३०** ते सायंकाळी **५:३०** पर्यंत संपर्क साधुन आपला प्रवेश निश्चित करावा.

अ.क्र	व्यवसाय	प्रशिक्षण कालावधी	शैक्षणिक पात्रता
१	विजतंत्री (Electrician)		
२	जोडारी (Fitter)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण
३	यां.मोटारगाडी (MMV)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण
४	तारतंत्री (Wireman)	२ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण / अनुत्तीर्ण
५	संधाता Welder)	१ वर्ष	१० वी उत्तीर्ण / अनुत्तीर्ण

नोट : मुळ कागदपत्र **(T.C व १० वीचा मार्क मेमो)** शिवाय प्रवेश मिळणार नाही.

प्राचार्य
नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था,
नांदेड-४३१६०४

संपर्क :९८९०९५२४८५, ७६२००७६०२४

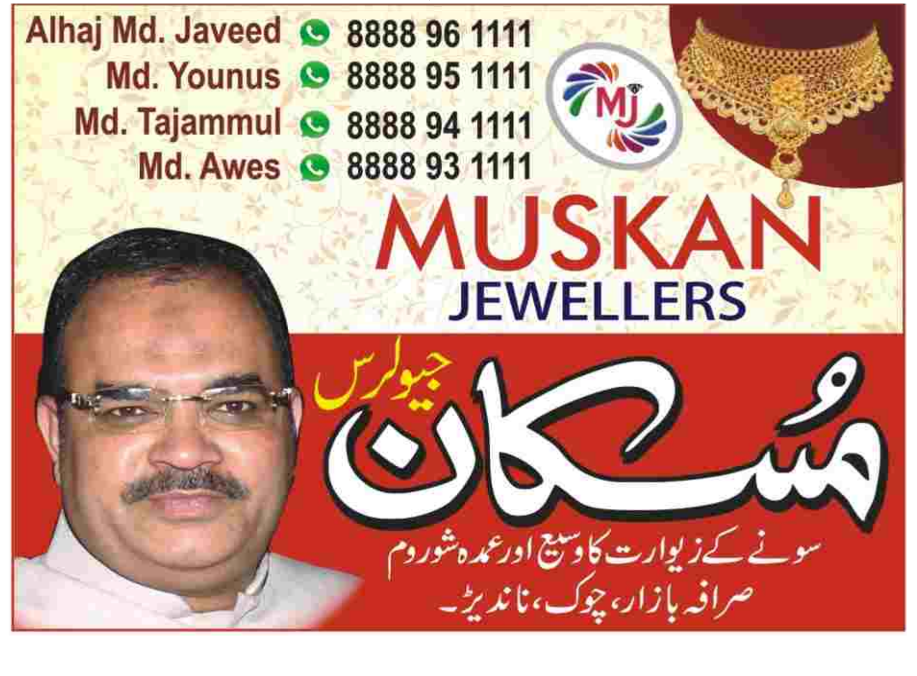
Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

گاؤں کے سرکاری اسکول اور سماجی محاسبے کی نئی دعوت

ڈاکٹر اسد اللہ خان
9967893333

گیارہ بجے کا وقت ہے۔ کسی گاؤں کے سرکاری اسکول کے کمرے میں چھت کا پنکھا ساکت ہے۔ تار موجود ہے، میٹر دیوار پر لگا ہوا ہے، سرکاری اندراج میں بجلی درج ہے؛ نہیں ہے تو صرف بجلی۔ تیسری جماعت کی ایک بچی ہاتھ اٹھاتی ہے اور گھر جانے کی اجازت مانگتی ہے۔ وہ بیمار نہیں ہے؛ اسکول کے بیت الخلا کی چٹخنی ٹوٹی ہوئی ہے۔ یہ جملہ کسی فارم کے کسی خانے میں کبھی درج نہیں ہوگا، مگر اُس بچی کی تعلیمی تاریخ کا فیصلہ کن جملہ یہی ہے۔ گیارہ اگست کو چھترپتی سنبھاجی نگر سے آئی ہوئی ایک خبر اِسی جملے کے گرد گھومتی ہے۔ طنزیہ تحریک ‘‘کاکروچ جنتا پارٹی’’ کے بانی اور نوجوان کارکن ابھیجیت دیپکے نے پندرہ اگست سے دیہی سرکاری اسکولوں کے سماجی محاسبے کی ملک گیر مہم کا اعلان کیا ہے۔ ایک طرف ’سرپنچ چیلنج‘ ہے، جس میں گرام پردھانوں کو دعوت ہے کہ وہ اپنے گاؤں کے اسکول کی حالت بدلیں اور پہلے و بعد کی تصویریں عام کریں؛ دوسری طرف والدین سے کہا گیا ہے کہ وہ اسکول جا کر بجلی، پینے کے پانی، کارآمد بیت الخلا اور دوپہر کے کھانے کی صورتِ حال دیکھیں، کمی کو ویڈیو میں محفوظ کریں اور ایک متعین فارم پر درج کر کے بھیجیں۔ مہم کا آغاز اُس کے آبائی ضلع ہنگولی سے ہوگا۔ اُس کی دلیل ایک سوال ہے: اگر نئی پارلیمنٹ اور نئی سرکاری رہائشیں اِس شان سے بن سکتی ہیں تو گاؤں کے اسکول آٹھ دہائیوں بعد بھی بنیادی سہولتوں سے محروم کیوں ہیں؟ موازنہ خطابت کے لیے مثالی ہے، تجزیے کے لیے ناکافی۔ لوک سبھا میں پیش کیے گئے جواب کے مطابق نئی پارلیمنٹ کی تخمینی لاگت نو سو اکہتر کروڑ روپے تھی۔ ملک میں سرکاری اسکول تقریباً دس لاکھ تیرہ ہزار ہیں۔ پوری رقم برابر تقسیم کیجیے تو ہر اسکول کے حصے میں دس ہزار روپے سے کم آئیں گے ایک پانی کی ٹنکی سے کم۔ اصل قصور کسی ایک عمارت کا نہیں، اُس ذہنی ساخت کا ہے جسے میں ”افتتاح کی معیشت“ کہتا ہوں۔ نیا بننا ایک واقعہ ہے: اُس کی تاریخ ہوتی ہے، فیتہ ہوتا ہے، سرخی ہوتی ہے۔ مرمت ایک عمل ہے: نہ تصویر، نہ سہرا، صرف ذمہ داری۔ اسکول بدنصیب ہے کہ وہ بنیادی طور پر عمل ہے، واقعہ نہیں۔ وزارتِ تعلیم کی یوڈائس پلس رپورٹ برائے ۲۰۲۴ء۔۲۵ میں ایک لفظ باقی سارے اعداد کا مقدر بدل دیتا ہے: کارآمد۔ بجلی کا انتظام ۹۳.۶ فی صد اسکولوں میں ہے، کارآمد بجلی ۹۲ فی صد میں؛ یعنی پچیس ہزار سے زائد اسکولوں میں تار ہے اور روشنی نہیں۔ لڑکوں کے بیت الخلا ۹۴.۵ فی صد میں موجود اور صرف ۹۰.۷ فی صد میں قابلِ استعمال۔ کمپیوٹر ۶۴.۷ فی صد میں ہیں، تدریس کے لیے چالو ۵۸ فی صد میں۔ اور فی صد کا ایک الگ فریب ہے: چار فی صد سننے میں معمولی ہے، چودہ لاکھ اکہتر ہزار کا چار فی صد ساٹھ ہزار سے اوپر بنتا ہے۔ اِسی پس منظر میں بند ہوتے اسکولوں کا سوال ہے۔ پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے اعداد کے مطابق ۲۰۱۴ء۔۱۵ء سے ۲۰۲۴ء۔۲۵ء کے درمیان سرکاری اسکول گیارہ لاکھ سات ہزار سے دس لاکھ تیرہ ہزار پر آ گئے تقریباً چورانوے ہزار اسکول بند، ضم یا ”متناسب“۔ اِس کا ایک حصہ آبادیاتی ہے اور ایک حصہ انتظامی منطق کا، اور دونوں کا اعتراف دیانت کا تقاضا ہے۔ مگر انتظامی منطق کا ایک اندھا نقطہ ہے: وہ فاصلے کو غیر جانبدار مانتی ہے۔ تین کلومیٹر لڑکے کے لیے سائیکل کا فاصلہ ہے اور بارہ سالہ لڑکی کے لیے اکثر تعلیم کا اختتام۔ اور اسکول اُس دن بند نہیں ہوتا جس دن حکم جاری ہوتا ہے؛ وہ اُس دن بند ہونا شروع ہوتا ہے جس دن گاؤں کے پہلے خاندان نے اُس پر اعتماد کرنا چھوڑا۔ عمارت کو ہم نے تعلیم کا ظرف سمجھا، حالانکہ وہ تعلیم کا مواد بھی ہے۔ بے روشنی کمرہ بچے کو بجلی کے بحران کی خبر نہیں دیتا؛ وہ اُسے بتاتا ہے کہ اُس کے پڑھنے پر روشنی خرچ کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ ٹوٹی چٹخنی لڑکی کو یہ سبق دیتی ہے کہ اُس کی پردہ داری قومی ترجیحات میں شامل نہیں۔ اسر رپورٹ ۲۰۲۴ء بتاتی ہے کہ پندرہ سولہ سال کی وہ لڑکیاں جو کہیں داخل نہیں، اُن کا تناسب ۷.۹ سے بڑھ کر ۸.۱ فی صد ہو گیا ہے۔ اِس کے کئی اسباب ہیں، مگر ایک استاد کی حیثیت سے میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ وقارِ تعلیم کی شرطِ اول ہے۔ درسی کتاب بچے کو معلومات دیتی ہے؛ عمارت اُسے اُس کی قیمت بتاتی ہے۔ تو یہ حالت اتنے برسوں تک سیاسی موضوع کیوں نہ بنی؟ البرٹ ہرشمین نے ۱۹۷۰ء میں یہ تصور پیش کیا تھا کہ زوال پذیر ادارے کے سامنے فرد کے پاس دو راستے ہوتے ہیں نکل جانا یا آواز اٹھانا؛ اور جہاں نکلنا آسان ہو، وہاں آواز کمزور پڑ جاتی ہے۔ ہمارے ہاں جس گھر کی آمدنی نے ذرا اجازت دی، اُس نے نجی اسکول کا رخ کیا۔ نتیجہ صرف یہ نہیں ہوا کہ سرکاری اسکول نے طلبہ گنوائے؛ اُس نے اپنے وکیل گنوائے۔ باقی وہ رہ گئے جن کے پاس نکلنے کا راستہ نہیں: کسان، مزدور، نقل مکانی کرنے والے کنبے، پہلی نسل کے متعلم۔ محاسبے کی مہم کو اِسی روشنی میں دیکھیے: وہ شکایت جمع کرنے کا انتظام نہیں، اُن لوگوں کے لیے آواز کی مشین بنانے کی کوشش ہے جن کے لیے خروج کا دروازہ بند ہے۔ میں نے چار دہائیوں میں سیکڑوں ایسے سرپرست دیکھے ہیں جنھوں نے داخلہ فارم پر انگوٹھا لگایا ہے؛ فارم اُن کے لیے سب سے سستا ہتھیار ہے، کیونکہ وہ سوال کو ذاتی جھگڑے سے نکال کر کاغذ کا معاملہ بنا دیتا ہے۔ یہاں ایک تلخ حقیقت بھی درج ہونی چاہیے: شہری کو یہ اختیار پہلے سے حاصل ہے۔ حقِ تعلیم قانون ۲۰۰۹ء کی دفعہ ۲۱ ہر اسکول میں انتظامی کمیٹی لازم کرتی ہے جس کے تین چوتھائی ارکان والدین ہوں، اور اُسی قانون کا شیڈول الگ بیت الخلا، صاف پانی اور کھیل کے میدان کو معیار بناتا ہے۔ جس فارم کو ایک مہم آج ایجاد کر رہی ہے، اُس کا مضمون سترہ برس پہلے پارلیمنٹ لکھ چکی تھی۔ ناکامی قانون کے وجود میں نہیں، اُس کے رسم بن جانے میں ہے: کمیٹی اجلاس نہیں، ایک دستخط رہ گئی۔ روزگار کے ضمانتی قانون میں سماجی محاسبے کو گرام سبھا کے ذریعے ادارہ بنا دیا گیا؛ مزدور کو اپنی مزدوری کا حساب مانگنے کا نظام مل گیا، بچے کو اپنی درسگاہ کا حساب مانگنے کا نہ ملا۔ فرق اتفاقی نہیں: مزدور ووٹ دیتا ہے، بچہ نہیں دیتا۔ اِس مہم کو ممکن بنانے والی اصل طاقت کوئی جماعت نہیں، وہ اسمارٹ فون ہے جو اب مزدور کی جیب میں بھی ہے۔ مگر کیمرے کے ساتھ چار خطرے جڑے ہیں۔ گاؤں میں ریاست کا آخری موجود کارندہ اکثر معلم ہوتا ہے: وہ نہ بجلی کا بجٹ بناتا ہے، نہ ٹنکی منظور کرتا ہے؛ اگر ہر خرابی کا ملزم وہی ٹھہرے گا تو مہم اپنا سب سے ضروری حلیف کھو دے گی۔ سوشل میڈیا ڈرامائی خرابی کو انعام دیتا ہے اور خاموش، مسلسل خرابی کو نظرانداز کرتا ہے، حالانکہ نقصان اُسی سے زیادہ ہے۔ جو ثبوت کسی تاریخ اور کسی جواب دہ نام سے نہ جڑے، وہ شہری کو مطمئن نہیں کرتا، مایوس کرتا ہے۔ اور اگر معاملہ ”سرکاری اعداد سچے یا شہری کا کیمرہ“ کی جنگ بن گیا تو دونوں فریق ہاریں گے۔ عملی راستہ پیچیدہ نہیں۔ فارم میں صرف ”ہے/نہیں“ کا خانہ نہ ہو؛ ہر سطر کے ساتھ تین خانے ہوں، کیا درکار ہے، کس کے دائرۂ اختیار میں ہے، کب تک متوقع ہے۔ اِس ایک تبدیلی سے شکایت کامِ متعین بن جاتی ہے۔ گرام سبھا سال میں ایک بار اسکول کی رپورٹ بلند آواز میں سنے اور کارروائی میں درج کرے۔ اسکول کی دیوار پر مقامی زبان میں لکھا ہو کہ اِس برس کتنی رقم آئی اور کہاں خرچ ہوئی؛ دیوار پر لکھا حساب دنیا کا سستا ترین آڈٹ ہے۔ بیس نکاتی چارٹر کے بجائے ایک سہ ماہی میں ایک مکمل کام، تاکہ گاؤں کو یقین آئے کہ تبدیلی ممکن ہے۔ مرمت کے لیے مستقل مد رکھی جائے، کیونکہ جس اسکول کے پاس سالانہ مرمت کی رقم نہ ہو وہ نئی عمارت کے دس برس بعد پھر پرانی حالت میں ہوگا۔ اور محاسبہ دیوار پر نہ رکے: اسر رپورٹ کے مطابق تیسری جماعت کے صرف ۲۳.۴ فی صد بچے دوسری جماعت کی سطح کا متن پڑھ سکتے ہیں۔ ایک ہی رپورٹ میں دو خانے ہونے چاہییں کارآمد بیت الخلا، اور پڑھ سکنے والا بچہ۔ پندرہ اگست کو ہزاروں ایسے اسکولوں کے احاطوں میں پرچم بلند ہوگا جن کی چھت اُسی برسات میں ٹپکی تھی۔ پرچم اُسی چھت پر لہرائے گا۔ اِس منظر میں تضاد نہیں، ایک سوال ہے: ہم اپنی آزادی کو عمارتوں کی بلندی سے ناپیں یا اُس کمرے کی حالت سے جہاں کسان کا بچہ حرف پہچاننا سیکھتا ہے؟ تار کھنچ جانا آسان ہے، میٹر لگ جانا آسان ہے، رجسٹر میں اندراج ہو جانا سب سے آسان۔ روشنی آنا مشکل ہے، کیونکہ روشنی ایک انتظام نہیں، ایک اجتماعی فیصلہ ہے۔ اور قوم کی سب سے سچی تصویر اُس کے سب سے چھوٹے کمرے میں بنتی ہے اُس کمرے میں، جہاں گیارہ بجے پنکھا خاموش ہے اور ایک بچی ہاتھ اٹھا کر گھر جانے کی اجازت مانگ رہی ہے۔

جنگ طول پکڑتی گئی تو ایران کے لیے سب سے خطرناک محاذ کون سا ہوگا؟

سعید جعفری

جنگ شروع ہوئے سات ماہ گزر جانے اور ملکی معیشت و بنیادی انفراسٹرکچر پر شدید دباؤ کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ ایران کی قیادت اب بھی اس تنازع کو جلد ختم کرنے کے لیے بے تاب نہیں ہے۔ تہران ممکنہ طور پر یہ دکھانا چاہتا ہے کہ جنگ کی رفتار اور سمت کا تعین صرف امریکہ نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی وہ شاید امریکہ کے فوجی، معاشی اور سیاسی اخراجات میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہے تاکہ واشنگٹن اس کے بعض مطالبات کو تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے۔ لیکن بہت کچھ ایک نہایت اہم سوال کے جواب پر منحصر ہے: آخر ایران اس جنگ کو حقیقی طور پر کتنے عرصے تک جاری رکھ سکتا ہے؟

ایران کے پاس تنازع کو طول دینے کی کتنی صلاحیت ہے؟

ایران کی دفاعی صنعت اور میزائلوں کی تنصیبات کے بعض حصوں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے، تاہم نقصان کی حقیقی نوعیت اور حجم کے بارے میں کوئی آزاد اور قابلِ اعتماد اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔ چیتھم ہاؤس کے تازہ ترین جائزے کے مطابق ایران کے موجودہ میزائل ذخائر کے بارے میں کوئی قابلِ اعتماد تخمینہ موجود نہیں ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ایران کی جانب سے بیلسٹک میزائلوں کے بڑے حملوں کی شدت اور حجم میں کمی دیکھی گئی ہے۔ تاہم جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت کا اندازہ صرف میزائلوں کی تعداد سے نہیں لگایا جا سکتا۔ ڈرونز اور کروز میزائل نسبتاً آسانی اور کم وقت میں تیار کیے جا سکتے ہیں، جبکہ اب تک مارے جانے والے متعدد فوجی کمانڈروں کی جگہ نئے افراد تعینات کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایران کا فوجی کمانڈ اور کنٹرول کا انفراسٹرکچر بھی مجموعی طور پر برقرار دکھائی دیتا ہے۔ جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات کے لیکچرر محمد غانذی نے بی بی سی فارسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ’ایران غالباً طویل عرصے تک میزائل حملے کرنے کی اپنی صلاحیت برقرار رکھ سکتا ہے، تاہم ان کی شدت پہلے کے مقابلے میں کم ہوسکتی ہے۔ اس کے باوجود وہ آبنائے ہرمز میں خلل ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔‘ ایرانی میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے کے لیے امریکہ نے اپنے دفاعی ذخائر کا ایک حصہ استعمال کیا ہے اور بعض امریکی جائزوں میں خبردار کیا گیا ہے کہ ان ہتھیاروں کی تیزی سے دوبارہ فراہمی آسان نہیں ہوگی۔ محمد غانذی کے مطابق ’تیل کی قیمتوں پر جنگ کے اثرات اور امریکہ کی داخلی سیاسی صورتحال نے تہران میں یہ امید پیدا کی ہے کہ وہ واشنگٹن کو اپنے بعض مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔‘ امریکی داخلی سیاست کے تناظر میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اب بھی ریپبلکن ووٹروں کی نسبتاً مضبوط حمایت حاصل ہے، تاہم مختلف جائزوں اور عوامی سرویز سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے امریکی شہری اس تنازع سے ناخوش ہیں اور انھیں یہ تشویش لاحق ہے کہ ٹرمپ اب تک اپنے جنگی اہداف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اگر تہران کا یہ اندازہ درست ہے تو اس کا مقصد صرف امریکہ کو فوجی میدان میں شکست دینا نہیں ہے۔ اس کے برعکس ایک طویل اور زیادہ مہنگی جنگ خود امریکہ پر دباؤ ڈالنے کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ فی الحال ایسا کوئی واضح اشارہ نہیں ملتا کہ صرف فوجی صلاحیتوں میں کمی یا عسکری پیچیدگیاں ہی ایران کو جنگ روکنے پر مجبور کر دیں گی۔

ایران کی معیشت کب تک دباؤ برداشت کر سکتی ہے؟

جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی ایران کو شدید مہنگائی، سرمایہ کاری میں کمی، مقامی کرنسی کی قدر میں مسلسل کمی اور مختلف اقتصادی مسائل کا سامنا تھا۔ ورلڈ بینک کے ایک تخمینے کے مطابق مالی سال 2025-26 کے دوران ایران کی معیشت تقریباً 7.2 فیصد سکڑ گئی تھی۔ جنگ نے ان معاشی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ایران کے شماریاتی مرکز کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ 12 مہینوں میں ملک میں مہنگائی 62 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ صرف ایران کے صوبے ہرمزگان میں مہنگائی کی شرح 101 فیصد سے تجاوز کر گئی ہے۔ روزگار کے شعبے میں بھی جنگ کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ ایران کے نائب وزیرِ محنت کے مطابق جنگ کے باعث دس لاکھ سے زائد ملازمتیں ختم ہو چکی ہیں، جبکہ تقریباً بیس لاکھ افراد براہِ راست یا بالواسطہ طور پر بے روزگاری کا شکار ہوئے ہیں۔ دوسری جانب بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کا اندازہ ہے کہ 2026 میں ایران کی معیشت تقریباً 4.5 فیصد مزید سکڑ سکتی ہے، جبکہ افراطِ زر کی شرح 69 فیصد کے قریب پہنچنے کا امکان ہے۔ جنگ کی مدت میں اضافے اور تجارت و تیل کی برآمدات میں آنے والی رکاوٹوں کی شدت اس بحران کے معاشی نتائج پر گہرا اثر ڈالیں گی۔ آبنائے ہرمز ایران کے لیے بیک وقت ایک دباؤ ڈالنے کا ذریعہ بھی ہے اور کمزوری کا نقطہ بھی۔ اس آبی راستے میں خلل ڈالنے سے امریکہ اور عالمی توانائی کی منڈی کے لیے جنگ کی قیمت بڑھ سکتی ہے، لیکن دوسری جانب امریکی بحری ناکہ بندی اور جہاز رانی پر عائد پابندیاں خود ایران کے لیے بھی تیل برآمد کرنا زیادہ مشکل بنا دیتی ہیں۔ تاہم معاشی دباؤ لازماً پالیسی میں کسی تبدیلی کا باعث نہیں بنتا۔ محمد غانذی کا کہنا ہے کہ آمرانہ طرزِ حکومت رکھنے والی ریاستیں انتہائی دشوار معاشی حالات میں بھی برسوں تک قائم رہ سکتی ہیں۔ ان کے مطابق مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی ڈھانچے میں موجود عدم توازن عوامی بے چینی اور عدم اطمینان میں اضافہ تو کر سکتے ہیں، لیکن یہ عوامل لازماً تہران کی فوجی پالیسی تبدیل نہیں کرتے، جب تک کہ ان کے ساتھ وسیع پیمانے پر عوامی احتجاج یا حکومتی حلقوں کے اندر نمایاں اختلافات بھی پیدا نہ ہوں۔

جنگ کے دورانیے پر ایران میں اختلافات

تہران کی قیادت اس بات پر متفق نہیں ہے کہ آگے بڑھنے کا بہترین راستہ کیا ہونا چاہیے۔ ایران کی پارلیمنٹ کے سپیکر اور مذاکراتی وفد کے سربراہ محمد باقر قالیباف اس سے قبل خبردار کر چکے ہیں کہ ایران کو ’طویل اور تھکا دینے والے تصادم‘ میں نہیں پھنسنا چاہیے۔ انھوں نے مذاکرات کی مخالفت کرنے والے حلقوں پر تنقید بھی کی تھی۔ اس کے برعکس تہران سے تعلق رکھنے والے سخت گیر رکنِ پارلیمان امیر حسین ثابتی کا مؤقف مختلف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر امریکہ ایران کی تمام شرائط تسلیم کر لے اور معاہدے پر دستخط بھی کر دے، تب بھی جنگ جاری رہے گی۔ ان گروہوں کے درمیان اختلافات کو محض ’جنگ کی مخالفت‘ اور ’امن کی حمایت‘ کے تناظر میں نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ قالیباف بھی یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسے کسی معاہدے کو قبول نہیں کریں گے جو ایران کے حقوق کو یقینی نہ بنائے۔ اصل اختلاف اس بات پر ہے کہ مسلسل دباؤ کے ذریعے تہران کب تک زیادہ سودے بازی کی طاقت حاصل کر سکتا ہے اور وہ کون سا مرحلہ ہوگا جب اس حکمتِ عملی کی قیمت اس کے ممکنہ فوائد سے زیادہ ہو جائے گی۔ جنگ جاری رکھنے کے بارے میں عوامی رائے جاننے کے لیے کوئی آزاد اور قابلِ اعتماد سروے دستیاب نہیں ہے، اور سوشل میڈیا کو بھی پورے معاشرے کی نمائندہ آواز نہیں سمجھا جا سکتا۔ تاہم، جرمن انسٹیٹیوٹ فار انٹرنیشنل سکیورٹی افیئرز (ایس ڈبلیو پی) سے وابستہ اور ایران کے امور کے ماہر حمید رضا عزیزی نے بی بی سی کو بتایا کہ ایران کے لیے سب سے خطرناک محاذ بالآخر اس کا اندرونی محاذ ثابت ہو سکتا ہے۔ ان کے مطابق اس کی بنیادی وجوہات شدید مہنگائی، معاشی مشکلات اور ملک کے بنیادی انفراسٹرکچر پر بڑھتا ہوا دباؤ ہیں۔

جنگ سے باہر نکلنے کی حکمتِ عملی

ایک طویل جنگ ایران کے لیے علاقائی سطح پر بھی بھاری قیمت کا سبب بن سکتی ہے۔ حالیہ برسوں میں تہران نے خلیجی عرب ممالک، خصوصاً سعودی عرب، کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اگر ان ممالک میں موجود فوجی اڈوں، بنیادی انفراسٹرکچر یا بحری تجارتی راستوں پر حملے جاری رہتے ہیں، یا ایران اور اس کے اتحادی گروہوں کی کارروائیاں بڑھتی ہیں، تو یہ تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔ اب تک خلیجی ممالک نے کشیدگی کم کرنے اور مذاکرات کی بحالی کی حمایت کی ہے۔ تاہم اگر انھیں یہ محسوس ہونے لگے کہ وہ ایران یا اس سے وابستہ قوتوں کے حملوں کے زیادہ خطرے سے دوچار ہیں، تو ان کے امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون مزید مضبوط کرنے کے امکانات مزید بھی بڑھ سکتے ہیں اور ممکنہ طور پر یہ تعاون ایران کے خلاف دفاعی حکمتِ عملی کا حصہ بھی بن سکتا ہے۔ امریکہ پر ایک طویل جنگ کے نتیجے میں پڑنے والا کوئی بھی دباؤ تہران کے لیے اسی وقت سیاسی اہمیت اختیار کر سکتا ہے جب وہ اس دباؤ کو مذاکرات کی میز پر کسی رعایت یا مراعات میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں کہ وہ معاہدہ کیسا ہوگا جو ایران کے لیے جنگ کے قابلِ قبول خاتمے کا باعث بن سکے یا پھر اس قسم کے معاہدے تک پہنچنے کا راستہ کیا ہو سکتا ہے۔ حمید رضا عزیزی کہتے ہیں ’ایران کی حکمتِ عملی میں جو چیز نمایاں طور پر مفقود ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے واضح نہیں کیا کہ جنگ کے دوران حاصل ہونے والی دباؤ ڈالنے کی صلاحیت کو ایک پائیدار سیاسی معاہدے میں کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔‘ انھوں نے مزید کہا ’تہران یہ دکھا چکا ہے کہ وہ عالمی توانائی کی سپلائی میں خلل ڈال سکتا ہے اور امریکہ و اس کے اتحادیوں کے لیے تنازع کی قیمت بڑھا سکتا ہے۔ لیکن اس حوالے سے غیر یقینی کی صورتحال برقرار ہے کہ وہ امریکہ اور خلیجی ریاستوں کے ساتھ مستقل محاذ آرائی کی کیفیت میں کس حد تک اور کتنے عرصے تک رہ سکتا ہے۔‘ اب تک فوجی، معاشی یا سیاسی سطح پر سامنے آنے والی کوئی ایک بھی رکاوٹ ایسی نہیں لگی جس نے ایران کو جنگ جاری رکھنے سے روکا ہو۔ تاہم جوں جوں یہ جنگ طول پکڑتی جائے گی، ملک کے اندر معاشی دباؤ میں اضافہ ہوگا، ایران کے علاقائی تعلقات مزید متاثر ہوں گے اور ایسا معاہدہ حاصل کرنا بھی زیادہ مشکل ہوتا جائے گا جو ان تمام نقصانات کا مناسب ازالہ کر سکے۔ دوسرے الفاظ میں ایران کے لیے اصل سوال یہ نہیں کہ آیا وہ جنگ جاری رکھ سکتا ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ وہ اس جنگ کی بڑھتی ہوئی قیمت کب تک برداشت کر سکتا ہے اور آیا اسے اس کے بدلے میں کوئی ایسا سیاسی فائدہ حاصل ہوگا جو ان اخراجات کو جواز فراہم کر سکے۔

(بی بی سی اردو)

پاکستان اور انڈیا کی سرحد کے قریب رن آف کچھ سے ملنے والے 100 سے زائد انسانی ڈھانچے کس کے ہیں؟

گجرات کے ضلع کچھ میں واقع ڈھولاویرا ان مقامات میں سے ایک ہے جسے عالمی ثقافتی ورثے (ورلڈ ہیریٹیج) کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار سال قدیم شہر ڈھولاویرا کی داستان کسی جدید سمارٹ سٹی سے کم نہیں ہے۔ آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے 2018 میں ڈھولاویرا کو عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں شامل کروانے کے لیے اس کی نامزدگی سے متعلق دستاویزات یونیسکو ورلڈ ہیریٹیج سینٹر کو ارسال کی تھیں، جبکہ گجرات حکومت نے بھی اس تاریخی مقام کی ترقی اور تحفظ کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی تھیں۔ یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کچھ کا تاریخ سے تعلق نہایت منفرد رہا ہے اور اس خطے نے ماضی کے کئی اہم رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ حال ہی میں کچھ کے نزدیک انڈیا اور پاکستان سرحد کے قریب ایک جگہ سے 100 سے زائد انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ حیران کن بات یہ تھی کہ 100 سے زائد ڈھانچے اس انداز میں دفن ملے کہ ان کے سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب تھے۔ ان ڈھانچوں کے چہرے کا رُخ مغرب کی طرف تھا۔ ان انسانی باقیات کے گرد ہونے والی تحقیقات کے دوران پانچ دیگر آثارِ قدیمہ کے مقامات بھی دریافت ہوئے، جہاں سے مٹی کے برتن، ٹیراکوٹا کے کھلونے اور قدیم آبادیوں کے آثار برآمد ہوئے ہیں۔ ابتدائی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باقیات قرونِ وسطیٰ کے دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ابتدائی تحقیق کے نتائج مزید سائنسی اور تفصیلی مطالعات میں درست ثابت ہوتے ہیں، تو یہ دریافت نہ صرف کچھ اور گجرات کی تاریخ بلکہ برصغیر کی وسیع تاریخی روایت کو سمجھنے میں بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ ان انسانی ڈھانچوں کو سب سے پہلے بارڈر سکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے اہلکاروں نے دیکھا تھا۔

سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف

انڈیا اور پاکستان کی سرحد پر واقع رَن آف کچھ میں ایک مقام سے ملنے والے انسانی ڈھانچوں کے سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب تھے، جبکہ ان کے چہرے مغرب کی سمت رخ کیے ہوئے تھے۔ اس دریافت کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے کچھ یونیورسٹی کے شعبۂ ارضیات و آثارِ قدیمہ کے سربراہ ڈاکٹر گورو چوہان نے بی بی سی گجراتی کو بتایا کہ کچھ میں انڈیا۔ پاکستان سرحد کے قریب ایک الگ آثارِ قدیمہ کا مقام دریافت ہوا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس مقام کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں سے 100 سے زائد انسانی ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر گورو چوہان کے مطابق اس مقام کو سب سے پہلے بارڈر سکیورٹی فورس کے اہلکاروں نے گشت کے دوران دیکھا تھا۔ ابتدائی طور پر انھیں یہ ایک قدیم اور ویران بستی کے آثار معلوم ہوئے۔ انھوں نے بی بی سی گجراتی کو بتایا ’ہم نے 2024 میں بی ایس ایف اور ضلع کلکٹر کے دفتر کی مدد سے اس مقام کی تلاش اور تحقیق شروع کی اور بالآخر اسے دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے۔‘ پروفیسر گورو چوہان کا کہنا ہے کہ جب وہ پہلی مرتبہ اس مقام پر گئے تو وہ خود بھی حیران رہ گئے تھے۔ انھوں نے کہا ’اتنی بڑی تعداد میں مردوں اور خواتین کے ڈھانچے نہایت منظم انداز میں دفن پائے گئے، جو غیر معمولی بات ہے۔‘ ان کے مطابق ’ان ڈھانچوں کے سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب تھے، جبکہ ان کے چہرے مغرب کی سمت تھے۔ ممکن ہے کہ اس کا تعلق اس دور کے کسی مذہبی عقیدے یا تدفین کی رسم سے ہو۔‘ انھوں نے مزید کہا ’ایک ہی مقام پر اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی تدفین اس بات کی طرف بھی اشارہ کرسکتی ہے کہ اس زمانے میں کوئی بڑی آفت، سانحہ یا غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہو۔‘ پروفیسر گورو چوہان کا کہنا ہے کہ اس دریافت کا ایک اور حیران کن پہلو یہ تھا کہ اس مقام کے اطراف چار سے پانچ مزید آثارِ قدیمہ کے مقامات بھی ملے، جہاں سے مٹی کے برتن، گھروں کے آثار، کھلونے اور ٹیراکوٹا کی اشیا برآمد ہوئیں۔ انھوں نے بتایا کہ بعد ازاں اس تحقیق میں آکسفورڈ یونیورسٹی اور پونے کے ڈیکن کالج کے ماہرین کی بھی مدد حاصل کی گئی۔ ابتدائی مطالعات سے یہ اشارہ ملا کہ یہاں سے ملنے والی باقیات قرونِ وسطیٰ سے تعلق رکھ سکتی ہیں، یعنی ان کی عمر تقریباً 100 سے 1500 سال کے درمیان ہوسکتی ہے۔ پروفیسر چوہان کے مطابق ’اس دریافت کی اہمیت اس لیے مزید بڑھ جاتی ہے کہ یہ باقیات ایسے صحرائی علاقے میں ملی ہیں، جہاں آج کے دور میں ایک دن گزارنا بھی مشکل محسوس ہوتا ہے، جبکہ شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی یہاں بڑی تعداد میں لوگ آباد تھے۔‘

کیا ان ڈھانچوں کا تعلق سومرا سلطنت سے ہے؟

ڈاکٹر گورو چوہان نے بی بی سی گجراتی کو بتایا کہ ڈھولاویرا قدیم زمانے میں انسانی آبادی کے لیے ایک منتخب اور اہم مقام تھا۔ ’ڈھولاویرا کے دور میں دریائے سندھ کا پانی اس علاقے تک پہنچتا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسی وجہ سے لوگ یہاں آ کر آباد ہوئے تھے۔‘ انھوں نے مزید کہا ’ہمیں اس مقام سے تانبے کے سکے بھی ملے ہیں۔ پاکستان کے نزدیک کنجر کوٹ اور دیگر مقامات سے ملنے والے سکوں پر کی گئی تحقیق کی بنیاد پر یہ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان کا تعلق سومرا سلطنت اور پنجار برادریوں سے ہوسکتا ہے۔‘ زمین کی سطح پر اچانک اتنی بڑی تعداد میں انسانی ڈھانچوں کی دریافت نے مقامی لوگوں اور ماہرینِ آثارِ قدیمہ، دونوں میں شدید تجسس پیدا کر دیا ہے۔ ان ڈھانچوں کے زمین کی سطح پر نمودار ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے پروفیسر گورو چوہان کہتے ہیں ’یقیناً کوئی قدرتی آفت پیش آئی ہوگی، جس کے نتیجے میں دفن شدہ لاشوں کے اوپر موجود مٹی اڑ گئی اور ان کے ڈھانچے سطحِ زمین پر ظاہر ہونے لگے۔‘ انھوں نے مزید کہا ’درحقیقت اس مقام کو ڈھولاویرا کے دور اور موجودہ دور کے درمیان ایک پل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ کلکٹر نے بھی ایسے کئی مقامات کی فہرست طلب کی تھی۔ مستقبل میں ہم مزید کئی مقامات کی کھوج کر سکتے ہیں۔‘ ڈاکٹر گورو چوہان کا کہنا ہے ’اب ہم ان ڈھانچوں کا ڈی این اے ٹیسٹ کر کے ان کی عمر اور پس منظر معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔‘ اگر یہ ڈھانچے سومرا قبیلے سے تعلق رکھنے والے افراد کے سمجھے جا رہے ہیں، تو آخر یہ سومرا تھے کون؟ برٹینیکا کے مطابق سومرا سلطنت نے 11 ویں صدی کے آس پاس اس خطے پر حکومت کی تھی، جس میں موجودہ پاکستان کا صوبہ سندھ بھی شامل تھا۔ مؤرخین کا ایک حلقہ اس خاندان کو عرب النسل قرار دیتا ہے، جبکہ بعض دیگر مؤرخین کے نزدیک اس کی جڑیں راجپوت نسل سے ملتی ہیں۔ سومرا سلطنت تقریباً تین صدیوں تک برسرِ اقتدار رہی۔ اس کے بعد اس کی جگہ سما سلطنت نے لے لی اور بعد میں مغل شہنشاہ اکبر نے اس علاقے کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

ڈھولاویرا: ایک بین الاقوامی بندرگاہ

کھدیر بیٹ بھج سے تقریباً 200 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اسی جزیرے نما علاقے میں ڈھولاویرا کا گاؤں آباد ہے۔ بظاہر کچھ کا ایک عام گاؤں جیسا دکھائی دینے والا یہ مقام درحقیقت ایک غیر معمولی تاریخی ورثے کا حامل ہے۔ اگر گاؤں سے تقریباً ایک کلومیٹر شمال کی جانب جائیں تو ’کوٹڑا اٹمبا‘ کا علاقہ آتا ہے اور یہی مقام اس گاؤں کو منفرد بناتا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار سال پہلے یہاں ڈھولاویرا نامی ایک عظیم شہر آباد تھا، جو اس دور کی ترقی یافتہ تہذیب کا ایک اہم مرکز تھا۔ یہ شہر نہ صرف آباد ہوا بلکہ ایک طویل عرصے تک پھلتا پھولتا بھی رہا۔ آئی آئی ٹی گاندھی نگر اور آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی مشترکہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس قدیم شہر میں آج سے پانچ ہزار سال پہلے ایک انتہائی مؤثر اور حیرت انگیز آبی نظام موجود تھا۔

(بی بی سی اردو)

بھارت اور ایران کے مرکزی بینک کے سربراہوں نے قریبی بینکاری تعلقات پر بات چیت کی

جے پور، 12 اگست۔ ایم این این۔ ایران کے مرکزی بینک کے گورنر ڈاکٹر عبدالناصر ہمتی نے بدھ کو یہاں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران فریقین نے اہم بین الاقوامی اقتصادی اور مالیاتی پیش رفتوں، ایران اور ہندوستان کے بینکاری نظام کے درمیان تعاون کے امکانات اور دونوں ممالک کے درمیان مالیاتی اور بینکاری رابطوں کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دوطرفہ تعاون کو وسعت دینے، کثیر جہتی میکانزم کی صلاحیت کو بروئے کار لانے اور دونوں مرکزی بینکوں کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تبادلوں کو آسان بنانے کے لیے مشاورت کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ یہ اجلاس برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر منعقد کیا گیا جس کا مقصد رکن ممالک کے درمیان اقتصادی اور بینکنگ تعاون کو وسعت دینا اور عالمی معیشت میں ہونے والی پیش رفت سے نمٹنے کے لیے ہم آہنگی کو مضبوط بنانا تھا۔ ہمتی نے ہندوستان میں برکس کے مالیاتی اجلاس سے قبل بدھ کو شائع ہونے والی ایک میڈیا رپورٹ میں کہا کہ ایران نیو ڈیولپمنٹ بینک میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، جو کہ برکس گروپ آف نیشنز کے ذریعہ قائم کردہ ترقیاتی قرض دہندہ ہے۔ یہ اقدام ایران کے اس اقدام کا حصہ ہے جس میں امریکی ڈالر کی ادائیگی کے متبادل راستے تلاش کیے جا رہے ہیں کیونکہ مشرق وسطیٰ کے ملک کی معیشت امریکی پابندیوں کی زد میں آ چکی ہے۔ سرکاری میڈیا کے مطابق، ہمتی نے کہا، ”برکس کے رکن ممالک کے درمیان تعاون کا سب سے اہم نتیجہ نئے ترقیاتی بینک کا قیام ہے، اور ہمارا ملک جلد ہی اس بینک کا رکن بن جائے گا۔

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام پاتور میں تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

مکاتبِ دینیہ کے استحکام، نوجوانوں کی اصلاح، خواتین و بالغوں کی دینی تعلیم اور مثالی مساجد کے قیام پر زور

پاتور، ضلع آکولہ۔ 11 اگست 2026ء (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ضلع آکولہ کے تحت ایک اہم تربیتی ورکشاپ آج بتاریخ 11 /اگست 2026ء، بروز منگل بمقام مسجد عائشہ، یوسف کالونی، شاہ بابو، پاتور، ضلع آکولہ منعقد ہوا۔ ورکشاپ کا مقصد مکاتبِ دینیہ کو منظم و مستحکم کرنا، ائمہ و معلمین کی تربیت، نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی اصلاح اور معاشرے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے عملی جدوجہد کو تیز کرنا تھا۔ یہ پروگرام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی، (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا، جبکہ پروگرام کی صدارت حضرت مولانا سید وصی اللہ صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ نے فرمائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ) نے موجودہ پُرفتن حالات کے تناظر میں دینی تعلیم اور مکاتبِ دینیہ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اندر دینی فکر اور اپنی نسلوں کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو۔ اگر ہم اپنی آنے والی نسلوں کو دین، قرآن اور اسلامی تہذیب سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں تو مکاتبِ دینیہ کا قیام، استحکام اور منظم انداز میں ان کا نظام چلانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے والدین، ائمہ اور ذمہ داران کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ مکاتب سے وابستہ کیا جائے، تا کہ وہ قرآنِ کریم، بنیادی دینی مسائل، اسلامی عقائد، عبادات اور اسلامی آداب سے واقف ہو سکیں اور ان کی دینی بنیاد مضبوط ہو۔ انہوں نے نوجوان نسل کی اصلاح پر خصوصی توجہ دینے، خواتین کے مکاتب کے قائم کرنے، بالغ مردوں کے مکاتب اور مثالی مسجد کا تصور پیش کرنے، عصری تعلیم کے ساتھ دینی تربیت دینے، ائمہ و معلمین کی مسلسل تربیت کرنے، اجتماعی جدوجہد کا عزم کرنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ شرکائے ورکشاپ نے دینی تعلیمی بورڈ کی اس تربیتی کاوش کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، قاری توصیف احمد خان صاحب، نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ، ماسٹر محمد نزیر صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، مولانا محمد فاروق صاحب، صدر جمعیۃ علماء شہر پاتور، مولانا نظور صاحب، سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ماسٹر یونس صاحب سمیت جمعیۃ علماء، دینی تعلیمی بورڈ کے اراکین و کارکنان اور مختلف مکاتب کے ذمہ داران نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔

بھارتی اور آسٹریلوی بحریہ نے آپریشنل اور صلاحیت سازی کے تعاون کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا

کینبرا۔ 12 /اگست۔ ایم این این۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کی بحریہ نے دونوں ممالک کے درمیان بحری تعاون کو مزید گہرا کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے آپریشنل انٹر آپریبلٹی کو مضبوط بنانے اور صلاحیت سازی اور تربیت میں دوطرفہ تعاون کو وسعت دینے پر بات چیت کی۔ یہ دوطرفہ مصروفیات ہندوستانی بحریہ اور رائل آسٹریلیائی بحریہ کے درمیان 17 ویں بحریہ سے بحریہ کے عملے کے مذاکرات کے دوران ہوئیں جو 11 سے 12 اگست تک آسٹریلیا کے سڈنی میں منعقد ہوئی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاتے ہوئے، ہندوستانی بحریہ کے ترجمان نے کہا، 17 ویں ہندوستانی بحریہ۔ رائل آسٹریلیائی بحریہ بحریہ سے بحریہ کے عملے کی بات چیت 11-12 اگست 26 تک سڈنی میں منعقد ہوئی، جس کی شریک صدارت ریئر ایڈمیرل سچن ریوبن سکیرا، اور کرسٹل آسٹریلوی کمانڈر ایس ڈی ایم آر اے ڈی ایم نے کی۔ مضبوط ہندوستان۔ آسٹریلیا بحری شراکت داری کی بنیاد پر، بات چیت آپریشنل انٹر آپریبلٹی کو بڑھانے، دوطرفہ مشقوں کی پیچیدگی کو بڑھانے، اور صلاحیتوں کی تعمیر اور تربیت میں تعاون کو آگے بڑھانے پر مرکوز تھی۔“

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
13 Aug.2026

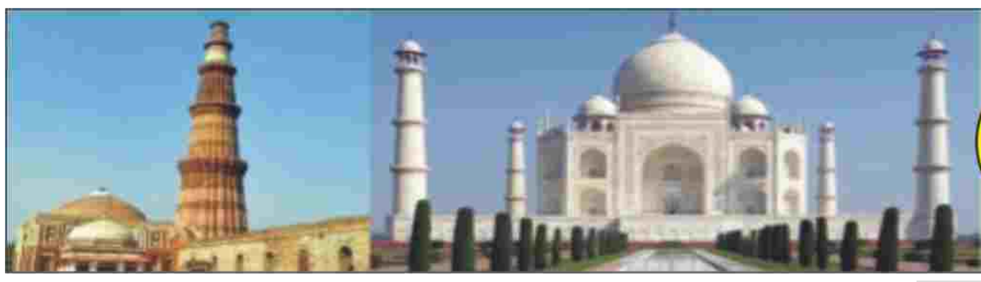

مسلمانوں نے ہندوستان کو مستحکم بنا کر بلاتفریق مذہب وذات ہر ایک کو تحفظ بخشا

ملک کو وُسعت دی اور اکھنڈ بھارت کی شکل میں بعد والوں کو تحفہ دیا۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

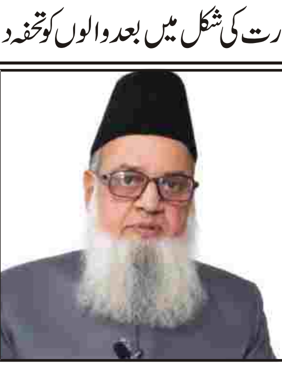

حیدرآباد۔ 12/ اگست (راست) مسلمانوں نے کلی یا جزئی طور پر تقریباً ایک ہزار سال تک ہندوستان پر حکومت کی لیکن انہوں نے کبھی ملک کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ظلم وزیادتی نہیں کی، ان کے داخلی معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی، ان کے دینی، تاریخی، تہذیبی اور سماجی معاملات میں کبھی بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کی، رواداری وسلوک کا معاملہ کیا۔ عدل وانصاف اور مساوات وبرابری کا ہمیشہ خیال رکھا، کبھی ان کے قومی یا مذہبی اثاثے کے ساتھ ناانصافی نہیں کی، ملک کے عام باشندوں کے مقابلے میں کم تعداد میں ہونے کے باوجود کئی ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ملک کو متحد کیا اور اس کی حفاظت (باگ دَوڑ سنبھالی) کی۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتابات عربی وفارسی، محکمہ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوسِ آگہی (تاریخِ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس رکالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے فانوس آگہی کے تحت نئی نسل کو اسلامی ہندوستان کے بارے میں واقف کرانے اور اس دور کے بارے میں بتلانے جب اسی ملک میں مسلمانوں کی حکمرانی تھی؛ مسجد بڈگام، سرینگر، کشمیر میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد دو راستوں سے ہوئی، ایک تجارتی راستہ جس سے جنوبی ہند مربوط رہا اور ایک فوجی راستہ جس کا مرکز سندھ بنا، عالمی سطح پر مسلمانوں کا یہ وہ روشن دور تھا جب مسلم حکمران کا یہ نظریہ تھا کہ اس کے علاقہ میں امن قائم رہے۔ اس کے پڑوس میں بھی کوئی ظلم وزیادتی نہ ہو۔ جب مسلم ملک کے پڑوس میں سندھ کے راجہ داہر نے اس کے ساحل سے گزرنے والے مسافروں پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے اور بلاوجہ ان کو قتل وغارت گری اور قید وبند سے دوچار کیا تو مسلم حکمران کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انہوں نے سندھ پر محمد بن قاسمؒ کے ذریعہ چڑھائی کی، مظلوموں پر کئے ہوئے ظلم کا تاوان بھرنے اور ان کو قید وبند سے رہا کرانے کا اس سے مطالبہ کیا، راجہ داہر کی جانب سے انکار پر باہمی جنگ ہوئی، راجہ داہر مارا گیا اور سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا، انہوں نے اپنی حکومت کو وُسعت دیتے ہوئے ملتان، پنجاب پر قبضہ کرلیا اور کاٹھیاواڑ گجرات کو بھی اپنے زیرنگیں لے لیا، محمد بن قاسمؒ کا اگلا اقدام قنوج پر چڑھائی کا تھا جہاں کا راجہ یوپی، بہار اور بنگال پر مشتمل شمالی ہند پر حکومت کرتا تھا، پوری تیاری کے باوجود اس جانب پیش قدمی نہیں ہوسکی، اس اسلامی حکومت کا سلسلہ دوسو سال تک جاری رہا، کچھ مدت مسلم حکمرانی کا سلسلہ منقطع رہا، پھر محمد غزنوی نے اس طرف توجہ کی اور اپنے مسلسل پیش قدمیوں سے شمالی ہندوستان پر قابض ہوگیا، پھر کچھ علاقے غزنوی خاندان کے ہاتھ سے نکلتے جارہے تھے، ان کو مکمل طور پر چھوڑے تھوڑی مدت ہوئی تھی کہ غوری خاندان کی دلچسپی ہندوستان کی طرف بڑھی، محمد غوری نے اس وقت کے مضبوط سمجھے جانے والے راجہ پرتھوی راج چوہان کو ترائن کے میدان میں شکست دے کر اور اس کو ختم کرکے دلی تک رسائی آسان کرلی۔ اس نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستان کی سلطنت حوالے کرکے واپس ہوگیا، سلطان قطب الدین ایبک سے ہندوستان میں خاندان غلامان حکومت کی بنیاد پڑی جو شمس الدین التمشؒ، ناصرالدین محمود، غیاث الدین بلبن اور معزالدین کیقباد وغیرہ پر مشتمل رہی، درمیان میں کچھ مدت کیلئے سلطنت کی باگ ڈور ایک خاتون حکمران رضیہ سلطانہ کے ہاتھ میں بھی آئی، مملوک خاندان کے ان حکمرانوں نے اپنی بہترین طرز حکومت کے ذریعہ مقامی باشندوں کا دل جیت لیا اور اپنی حکومت کو وسط ہند تک وُسعت دی، یہ جب حکومت کررہے تھے عین اس وقت تاتار قوم نے عالم اسلام اور دُنیا کے دیگر حصوں میں تباہی مچارکھی تھی، چنگیز خان اور ہلاکو انسانی سروں کے مینار بنارہے تھے، کئی ملک برباد کرچکے ایسے وقت خاندانِ غلامان نے ہندوستانی عوام کی مکمل حفاظت کی، یہاں کے املاک کو محفوظ رکھا اور ملک پر آنچ آنے نہیں دیا، حالانکہ ایک تاتار ہندوستان پہنچ گئے تھے، لیکن اپنی حکمت عملی ودانائی سے ان کو یہاں سے رخصت کردیا اور ملک کو ہرطرح کی تباہی وبربادی سے بچالیا۔ ان کے بعد آنے والے خلجی گھرانے کے سلطان جلال الدین خلجی اور علاؤالدین خلجی نے جنوبی ہند کو بھی اپنی سلطنت کا حصہ بنایا۔ شمالی ہند میں خلجیوں کے بعد تغلق آئے، ان کے بعد خاندانِ سادات حکمران بنا، پھر لودھی خاندان حکومت پر قابض ہوگیا، اس خاندان کے آخری بادشاہ ابراہیم لودھی کو خاندانِ مغلیہ حکومت کے بانی ظہیرالدین بابر نے 1526 میں پانی پت کے میدان میں شکست دے کر ہندوستان کی زمامِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی، مغلیہ حکومت 1857 تک جاری رہی۔ مغلیہ سلطنت کے جاہ وجلال اور عظمت ورفعت کے امین اورنگ زیب عالمگیر نے پچاس سال تک کابل سے کنیا کماری اور برما سے ایرانی سرحد تک برصغیر کے وسیع وعریض علاقہ پر نہایت طمطراق کے ساتھ حکومت کی اور بعد والوں کو متحدہ ہندوستان، اکھنڈ بھارت کی شکل میں ایک عظیم تحفہ دیا۔ اس ملک کو وُسعت بخشی، معاشی استحکام عطا کیا، امن وسلامتی کو یقینی بنایا، عدل وانصاف کی دولت سے مالا مال کیا، علم وحکمت کے دریا بہائے، دُنیا کے نقشہ پر اس کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنایا، تہذیب کے انمول جواہر اور تمدن کے بیش بہا شہ پاروں سے اس کا دامن بھردیا، قیمتی اور نایاب اثاثوں کا خزانہ دیا، سرزمینِ ہند کا ایک ایک خطہ ان سب باتوں کا گواہ ہے۔

بھیونڈی میں آلودگی پھیلانے والی دو ڈائنگ کمپنیوں پر میونسپل کارپوریشن کا شکنجہ

کمشنر اور میئر کی اچانک کارروائی میں انکشاف، بغیر ٹریٹمنٹ کیے کیمیکل زدہ پانی نالوں میں چھوڑا جارہا تھا؛ پانی کے نمونے جانچ کے لیے روانہ

بھیونڈی: 12/اگست (شارف انصاری) :- بھیونڈی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے شہر میں آلودگی پھیلانے والی ڈائنگ کمپنیوں کے خلاف سخت رخ اختیار کرلیا ہے۔ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران میونسپل کمشنر اور میئر کی قیادت میں شہر کی دو بڑی ڈائنگ کمپنیوں پر اچانک چھاپہ مار کارروائی کی گئی، جہاں جانچ کے دوران کئی بے ضابطگیاں سامنے آئیں۔ دونوں کمپنیوں سے کیمیکل زدہ پانی بغیر ٹریٹمنٹ کیے براہِ راست میونسپل ڈرینیج لائن میں چھوڑا جارہا تھا۔ موقع سے پانی کے نمونے حاصل کرکے جانچ کے لیے روانہ کیے گئے ہیں۔ اس کارروائی کے بعد بغیر ٹریٹمنٹ کے گندہ پانی نالوں میں چھوڑنے والی ڈائنگ کمپنیوں میں تشویش پائی جارہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے محکمہ تعلقات عامہ کے افسر شری کانت پردیشی نے بتایا کہ پہلی کارروائی ونجار پٹی علاقے میں واقع مہاراشٹرا ڈائنگ میں کی گئی۔ میونسپل کمشنر انمول ساگر نے ڈپٹی کمشنر ماحولیات بال کرشن کشیر ساگر کے ہمراہ کمپنی کا اچانک معائنہ کیا اور اس کے ای ٹی پی پلانٹ کا جائزہ لیا۔ پلانٹ چلتا ہوا پایا گیا، تاہم حیران کن طور پر بغیر ٹریٹمنٹ کیا ہوا کیمیکل زدہ گندا پانی غیر مجاز طریقے سے براہِ راست میونسپل ڈرینیج لائن میں چھوڑا جارہا تھا۔ اس موقع پر ڈائنگ کے منیجر سہیل انصاری موجود تھے۔ شعبہ آب رسانی کے سب انجینئر سرفراز انصاری نے قانونی پنچنامہ تیار کرتے ہوئے پانی کا نمونہ حاصل کیا اور اسے جانچ کے لیے روانہ کیا۔ افسران نے اس دوران پراپرٹی ٹیکس، لائسنس، ماحولیاتی این او سی، فائر این او سی اور ایم پی سی بی کا کنسنٹ ٹو آپریٹ بھی چیک کیا۔ میونسپل کمشنر نے ہدایت دی کہ بغیر ٹریٹمنٹ کیے گندے پانی کو نالے میں چھوڑنے کے معاملے میں نکاسی آب اور صفائی محکمہ مشترکہ طور پر کارروائی کرے۔ دوسری کارروائی نارپولی علاقے میں آگرہ روڈ پر واقع شنکر سلک ملز پرائیویٹ لمیٹڈ کے خلاف کی گئی۔ پیر کے روز میئر نارائن چودھری نے ڈپٹی کمشنر بال کرشن کشیر ساگر کے ہمراہ کمپنی کا اچانک معائنہ کیا۔ اس موقع پر محکمہ ماحولیات کے سربراہ سنیل بھوئیر، شعبہ آب رسانی کے ایگزیکٹو انجینئر سندیپ پٹناور اور فیصل تاتلی بھی موجود تھے۔ جانچ کے دوران ڈائنگ کمپنی میں ای ٹی پی کا نظام بائی پاس پایا گیا اور بغیر ٹریٹمنٹ کیا ہوا رنگین گندہ پانی براہِ راست میونسپل سیوریج لائن میں چھوڑا جارہا تھا۔ محکمہ ماحولیات نے موقع پر پنچنامہ تیار کرکے پانی کا نمونہ حاصل کیا، جبکہ شعبہ آب رسانی نے ڈسچارج پوائنٹ کی بھی جانچ کی۔ افسران کے مطابق اس طرح کے کیمیکل اور رنگین پانی کے سیوریج میں جانے سے ڈرینیج نظام کے ساتھ ساتھ عوامی صحت پر بھی منفی اثر پڑسکتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن اور ایم پی سی بی کی جانب سے سخت کارروائی کا اشارہ

میونسپل کارپوریشن انتظامیہ نے دونوں معاملات کو انتہائی سنجیدگی سے لیا ہے۔ پنچنامہ، پانی کے نمونوں کی رپورٹ اور دیگر شواہد کی بنیاد پر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ماحولیاتی پہلو کو دیکھتے ہوئے دونوں معاملات کی اطلاع مہاراشٹرا پولیوشن کنٹرول بورڈ، کلیان کو بھی دی جائے گی، جس کے بعد میونسپل کارپوریشن اور آلودگی کنٹرول بورڈ کی جانب سے مزید کارروائی متوقع ہے۔ میئر نارائن چودھری نے واضح کیا کہ کسی بھی کمپنی کو بغیر ٹریٹمنٹ کیے گندہ پانی سیوریج لائن میں چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں زیرو ٹالرنس کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے سخت کارروائی کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھیونڈی شہر اور آس پاس کے علاقوں میں 160 سے زائد چمنی والی ڈائنگ، پروسیس ہاؤس اور سائزنگ یونٹس موجود ہیں۔ ان میں بیشتر کمپنیوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب ہیں، تاہم مبینہ طور پر بجلی اور ٹریٹمنٹ کے اخراجات بچانے کے لیے بعض یونٹس کی جانب سے کیمیکل زدہ پانی بغیر ٹریٹمنٹ کیے براہِ راست نالوں اور ڈرینیج لائنوں میں چھوڑا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف ماحول کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ عوامی صحت پر بھی منفی اثرات مرتب ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی اس کارروائی کے بعد دیگر ڈائنگ کمپنیوں کے کام کاج میں کتنا سدھار آتا ہے، یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا، تاہم میونسپل کمشنر نے واضح الفاظ میں انتباہ دیا ہے کہ کمپنیوں کی اس قسم کی من مانی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔

وزیر اعظم میوزیم اور لائبریری کا نیا پورٹل لانچ

نئی دہلی، 12 اگست۔ ایم این این۔ وزیر اعظم میوزیم اور لائبریری (پی ایم ایم ایل) نے بدھ کے روز اپنا نیا مربوط پورٹل لانچ کیا۔ نئے پورٹل کے ذریعے پی ایم ایم ایل سے متعلق مختلف ڈیجیٹل خدمات اور ویب سائٹس کو ایک پلیٹ فارم پر لایا گیا ہے۔ اسے شہریوں، محققین اور دیگر صارفین کے لیے ایک زیادہ قابل رسائی اور جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ پی ایم ایم ایل کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، نیا پورٹل پہلے سے دستیاب مختلف ویب سائٹس اور ڈیجیٹل خدمات کو ایک ساتھ جوڑتا ہے۔ اس کا مقصد صارفین کو مختلف ویب سائٹس پر جانے کی ضرورت کو کم کرنا اور وزیر اعظم کے عجائب گھر اور لائبریری سے وابستہ مواد، خدمات اور آرکائیو وسائل تک آسان رسائی فراہم کرنا ہے۔ پورٹل میں موبائل دوست ڈیزائن ہے اور یہ تمام شہریوں کے لیے قابل رسائی ہے۔ اس میں انٹیلیجنٹ اسسٹنٹ، اسمارٹ سرچ اینڈ اینالیٹکس اور واقعات کے بارے میں معلومات، ٹکٹ مینجمنٹ، ڈاؤن لوڈ ریپوزیٹریز اور فوٹو اور ویڈیو گیلریاں جیسی خصوصیات شامل ہیں۔ نئے پورٹل میں ایک متحرک مواد کے انتظام کا نظام بھی ہے۔ اس کے علاوہ اے آئی پر مبنی چیٹ بوٹ بھی شامل کیا گیا ہے، جسے جلد ہی لانچ کیا جائے گا۔ یہ چیٹ بوٹ شہریوں کو معلومات فراہم کرنے اور ان سے رائے لینے میں مدد کرے گا۔ پورٹل میں آٹو آرکائیونگ ورک فلوز، انٹیلیجنٹ کنٹینٹ ڈسکوری اور ریئل ٹائم انگیجمنٹ ڈیش بورڈ کی سہولیات بھی شامل ہے۔ پی ایم ایم ایل کے مطابق پورٹل کو جدید تکنیکی انتظامات پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ جی آئی جی ڈبلیو اور ڈبلیو سی اے جی رسائی کے معیارات اور سی ای آر ٹی-ان کے حفاظتی معیارات کے مطابق ہے۔ اس میں انفرادی صارفین کے لیے رول پر مبنی رسائی کنٹرول اور جامع آڈٹ ٹریلز بھی شامل ہیں۔

ربیع الاول میں جمعیت علماء جالنہ کے زیر اہتمام

ہر سال کی طرح اس سال بھی سیرت پاک ﷺ کی مہم کا انعقاد

جالنہ: 12/اگست: جمعیت علماء ارشد مدنی ضلع جالنہ الحمدللہ پچھلے چھ سال سے ماہ ربیع الاول میں سیرت پاک مہم منعقد کرتی ہے، اس ذیل میں مولانا سیّد نصر اللہ حسینی سہیل ندوی صدر جمعیت علماء ارشد مدنی ضلع جالنہ نے اپنے صحافتی بیان میں کہا ہے کہ" ماہ ربیع الاول میں ہمارے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رحمت للعالمین بن کر تشریف لائے، اس ماہ کے ساتھ کچھ ایسی اسلامی یادیں وابستہ ہیں جو ہمارے ایمان کا حصہ ہے اسی ماہ میں عالمگیر انقلاب کے بانی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور اسی ماہ میں آپ نے وفات پائی، آپ کی پیدائش ووفات کو یاد رکھنا یقیناً ہمارے ایمان وعقیدہ کا لازمی حصہ ہے، آپ کا حیات آفریں پیغام، آپ کی صاف وشفاف سیرت، آپ کے اخلاق و کردار، آپ کا خوبصورت اسوہ، اور آپ کی گراں بہا تعلیمات، جس کے دوررس عملی نتائج، اور فوائد وثمرات پر تاریخ انسانی شاہد وگواہ ہے، آپ کی شخصیت آپ کی پاکیزہ تعلیمات صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ہیں، لیکن افسوس کہ عصر حاضر میں دنیا کی اکثریت اس سراپا رحمت ذات وصفات اور آپ کی روشن تعلیمات سے یکسر نا آشنا ہے، بلکہ غلط فہمیوں کا شکار ہے، لہذا امت مسلمہ کی ذمہ داری اور آپ ﷺ سے محبت و تعلق کا تقاضا ہے کہ وہ دنیائے انسانیت کے سامنے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، پیام و پیغام، سیرت و أخلاق اور تعلیمات کا اپنے قول وعمل سے صحیح تعارف پیش کرے، غلط فہمیوں کا ازالہ کرے، اور بتائے کہ حضرت محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم آپ کے سب سے بڑے محسن اور سراپا رحمت وشفقت ہیں، وہ آپ کے لئے بھی تشریف لائے تھے، ان کا پیغام و پیام ساری انسانیت کے لئے بھی ہے، اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے پچھلے چھ سال سے جمعیت علماء ارشد مدنی ضلع جالنہ ہر سال ماہ ربیع الاول میں سیرتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں پورے ضلع میں پروگرامس منعقد کرتی ہے، جمعیت علماء کے ارکان عاملہ نے طئے کیا ہے کہ ربیع الاول میں جہاں سیرت کے موضوع پر بات ہو وہیں اس کے ساتھ ختم نبوت، نسل نو کی بے راہ روی، معاشرتی برائیوں کا سدباب، فکری وتہذیبی ارتداد اسباب اور حل کے عنوانات پر خصوصی طور بیانات ہوں اسی پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے سیرت پاک کے ساتھ ان عنوانات کو بھی اس مہم کا موضوع بنایا جائے گا، ربیع الأول کے ابتدائی پندرہ دنوں میں شہر جالنہ واطراف کے اسکول، کالج، کے طلباء وطالبات کے درمیان، مکاتب قرآنیہ کے طلباء وطالبات اور مختلف محلوں کی خواتین میں اور مختلف مساجد میں یہ پروگرام منعقد ہوں گے نیز مزید یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے درمیان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی پرکشش شخصیت اور ان کی سیرت کے مختلف گوشوں کو رکھا جائے تاکہ وہ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ان کی اہم پاکیزہ تعلیمات سے روشناس ہوں، ان پروگراموں میں ضلع جالنہ ومرہٹواڑہ کے اکابر علماء کرام سے استفادہ کیا جائے گا، تمام محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست ہے کہ اپنا اسلامی فریضہ سمجھتے ہوئے اس پاکیزہ اور اہم مہم کو کامیاب بنانے میں جمعیت علماء ارشد مدنی ضلع جالنہ کا سابقہ سالوں کی طرح ہر طریقہ سے تعاون فرمائیں اور اسے کامیابی سے ہم کنار کریں، اس طرح کی گذارش جمعیت علماء کے ارکان عاملہ مولانا سید نصر اللہ حسینی سہیل ندوی صدر جمعیت علماء، مولانا عیسیٰ خان کاشفی نائب صدر جمعیت علماء ضلع جالنہ، محمد ایوب خان جنرل سیکرٹری جمعیت علماء ضلع جالنہ، محمد افتخار الدین نائب صدر جمعیت علماء، محمد قاسم اعجاز صدیقی سیکرٹری جمعیت علماء، مولانا عبدالعلیم اشاعتی، حاجی محمد سلیم باوا، مولانا سید احسان حسینی ندوی، مولانا حقانی، محمد احتشام الدین باغبان، حافظ عبدالسلام قریشی، ایڈوکیٹ اشفاق کاغذی، مولانا عبداللہ سراجی، حافظ سلیم انصاری، محمد اشفاق صاحب ہیڈ ماسٹر مخدوم اردو اسکول، مفتی سید نعمان ندوی، شارق سر سیکرٹری غلام نبی اردو پرائمری اسکول، مولانا محمد عمران خان ندوی صدر جمعیت علماء تعلقہ بھوکردن، مولانا احمد صدر جمعیت علماء تعلقہ جعفرآباد، مولانا سلیم بیتی جعفرآباد، حافظ ڈاکٹر محمد شباب باغبان صدر جمعیت علماء ارشد مدنی تعلقہ منٹھا، حافظ محمد اسد اللہ صدر جمعیت علماء رنجنی، مفتی سید عذیر ندوی ودیگر اراکین عاملہ نے کی ہے،

دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر کے زیر اہتمام

سنگرام پور ضلع بلڈانہ میں ائمۂ مساجد، معلمین مکاتب کا تربیتی اجلاس

علماء کرام نے مکاتب کے استحکام اور نئی نسل کی دینی تربیت پر خصوصی زور دیا

بلڈانہ، 12/اگست 2026ء (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام تحصیل سنگرام پور، ضلع بلڈانہ میں ائمۂ مساجد، مکاتبِ دینیہ کے معلمین اور دینی ذمہ داران کے لیے ایک اہم تربیتی اجلاس مسجد فاطمہ، باون بیر سنگرام پور میں حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور حضرت مولانا محمود بیگ صاحب (مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن وسرپرست جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ) کی نگرانی میں منعقد ہوا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ مولانا محمود بیگ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے مکاتبِ دینیہ کی اہمیت اور ائمۂ مساجد و معلمین کی ذمہ داریوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں دین کی خدمت کے لیے اخلاص، محنت اور قربانی کے جذبے کے ساتھ میدانِ عمل میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ائمہ، معلمین اور دینی ذمہ داران اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط اور منظم بنائیں تو نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا مؤثر انتظام کیا جاسکتا ہے۔ صدرِ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے اپنے خطاب میں موجودہ حالات کے تناظر میں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر خصوصی گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے حالات میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو دین سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رکھا جائے اور اس کے لیے منظم اور مؤثر دینی تعلیمی نظام قائم کیا جائے۔ انہوں نے خواتین کے مکاتب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے ان کے قیام اور فروغ پر خصوصی توجہ دینے کی ترغیب دی، جبکہ بالغان کے مکاتب کے آغاز اور انہیں فعال بنانے پر بھی زور دیا۔ مفتی صاحب نے نوجوان نسل کی فکری و دینی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آج نوجوان مختلف قسم کے فتنوں اور فکری چیلنجوں سے متاثر ہورہے ہیں، اس لیے ان کے عقائد، دینی مسائل اور اسلامی فکر کی درست رہنمائی اور تربیت ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اجلاس میں علماء، ائمۂ مساجد، مکاتب کے معلمین اور جمعیۃ علماء کے ذمہ داران کے علاوہ علاقے کی معزز شخصیات نے بھرپور شرکت فرمائی۔ خصوصی طور پر حضرت مولانا سید افسر صاحب، مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم پاتورڈا، مولانا شریف صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ مولانا ظل الرحمن صاحب، جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ ماسٹر ظہیر عباس صاحب، سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ مازق اللہ صاحب، مولانا زکاء اللہ صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب اور قاضی شعیب الدین صاحب شریک رہے اجلاس میں مکاتب کے نظام کو مضبوط و منظم کرنے، ائمہ و معلمین کی ذمہ داریوں کو مؤثر بنانے، مثالی مساجد کے قیام، خواتین و بالغان کے مکاتب کے آغاز، نوجوانوں کی دینی وفکری تربیت اور اسکول ٹیوشن کے نظام کو فروغ دینے سمیت مختلف اہم امور پر مفید رہنمائی فراہم کی گئی۔

کرلا اشوک نگر میں پہاڑی کا حصہ چال پر گرنے سے 4 افراد کی موت بی ایم سی کی غفلت کا نتیجہ

خطرناک علاقوں کا اپریل میں ہی آڈٹ اور حفاظتی دیوار کی تعمیر کا مطالبہ کیا تھا، پھر بھی انتظامیہ نے توجہ نہیں دی: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: 12/اگست: کرلا مغرب کے اشوک نگر علاقے میں پہاڑی کا ایک حصہ چال پر گرنے سے چار افراد کی موت ہوگئی۔ اس حادثے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کہا ہے کہ یہ محض ایک حادثہ نہیں بلکہ بی ایم سی کی غفلت کے نتیجے میں ہونے والی اموات ہیں۔ انہوں نے واقعے کی ذمہ داری طے کرکے متعلقہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ کرلا مغرب اور گھاٹ کوپر مغرب کے خطرناک علاقوں کا حفاظتی آڈٹ کرانے اور وہاں حفاظتی دیوار تعمیر کرنے کا مطالبہ انہوں نے اپریل میں ہی کیا تھا۔ جولائی کے آغاز میں انہوں نے اس سلسلے میں مضافاتی ضلع کلکٹر کو یاددہانی بھی بھیجی تھی، لیکن اس کے باوجود مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے سوال کیا کہ مزید کتنی جانیں ضائع ہونے کے بعد بی ایم سی انتظامیہ کو ہوش آئے گا؟ انہوں نے کہا کہ ہر سال مانسون کے دوران ایسے حادثات کے بعد انتظامیہ حرکت میں آتی ہے، جبکہ مانسون سے قبل ہی خطرناک مقامات کی نشاندہی کرکے حفاظتی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ لیکن بی ایم سی کی مانسون سے قبل تیاری اکثر کاغذوں تک محدود رہتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ مانسون سے قبل تیاری کے نام پر خرچ ہونے والے کروڑوں روپے آخر کہاں جاتے ہیں۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ اس سال چیمبور میں ایک درخت اسکول بس پر گرنے سے ایک طالب علم کی موت اور کھلے مین ہول میں گرنے سے ایک شخص کی موت کے باوجود بی ایم سی نے ان واقعات سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ چیمبور میں درخت گرنے کے معاملے میں بھی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ ان کے مطابق جب تک ایسے حادثات کے لیے اعلیٰ افسران کی ذمہ داری طے کرکے سخت کارروائی نہیں کی جائے گی، انتظامیہ انہیں سنجیدگی سے نہیں لے گی۔ انہوں نے بی ایم سی سے مطالبہ کیا کہ شہر کے تمام لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے والے اور غیر محفوظ علاقوں کا جامع حفاظتی آڈٹ فوری طور پر کرایا جائے۔ خطرناک مقامات پر رہنے والے خاندانوں کی نشاندہی کرکے ضرورت کے مطابق ان کی محفوظ بازآبادکاری یا منتقلی کی جائے۔ ورشا گائیکواڑ نے مزید مطالبہ کیا کہ خطرناک درختوں اور شاخوں کا وارڈ کی سطح پر سائنسی آڈٹ کرایا جائے اور خطرناک قرار دیے گئے درختوں پر فوری طور پر ضروری کٹائی اور دیگر احتیاطی اقدامات کیے جائیں۔ سڑکوں، کھدائی، کنکریٹ اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے کاموں سے درختوں کی جڑوں یا ان کے استحکام کو پہنچنے والے ممکنہ نقصان کی بھی جانچ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کی حفاظت سے متعلق آڈٹ، درختوں کے خطرات اور مانسون سے قبل تیاریوں کی رپورٹ کے نتائج عوام کے سامنے رکھے جائیں، تاکہ بی ایم سی کی جوابدہی یقینی بنائی جاسکے اور مستقبل میں ایسے المناک واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔

جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے زیرِ اہتمام تقسیمِ تعلیمی وظائف کی پروقار تقریب کا انعقاد

100 مستحق طلبہ میں تعلیمی وظائف کی تقسیم

OLARSHIP
R EDUCATION
تعلیمی وظائف کی تقسیم

ممبرا: 12 اگست: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی سرپرستی و جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے زیرِ اہتمام الحمد میرج ہال، شبلی نگر میں تقریبِ تقسیمِ تعلیمی وظائف برائے سال 2026-2027 کا نہایت شاندار اور پروقار انعقاد عمل میں آیا۔ اس بامقصد تقریب میں ممبرا اور کوسہ کے تقریباً 100 مستحق اور ہونہار طلبہ وطالبات میں تعلیمی وظائف (اسکالرشپ) تقسیم کیے گئے، تاکہ ان کے تابناک تعلیمی سفر میں کوئی مالی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ اس پرنور مجلس میں ملک وملت کے ممتاز علمائے کرام اور مقتدر سماجی شخصیات نے خصوصی شرکت فرمائی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز قاری جمال الدین صاحب (مہتمم مدرسہ تقویٰ، ممبرا کوسہ) کی تلاوتِ کلامِ ربانی سے ہوا۔ جس کے بعد حافظ کمال انصاری نے اپنی مسحور کن اور مترنم آواز میں ہدیہ نعتِ رسول ﷺ پیش کرکے محفل میں ایک روحانی سماں باندھ دیا، اس موقع پر افتتاحی کلمات اور جامع خطبۂ استقبالیہ جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے صدر، مولانا عبد الوہاب قاسمی صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے حاضرینِ مجلس کے روبرو جمعیۃ علماء ہند کی عظیم الشان، تاریخ ساز اور ہمہ جہت خدمات کا ایک بلیغ اور تفصیلی خاکہ پیش کیا، مولانا نے جمعیۃ کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ اس باوقار تنظیم کا دائرہ کار محض کسی ایک شعبے تک محدود نہیں ہے۔ انہوں نے جمعیۃ کی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں زلزلہ، سیلاب یا دیگر آسمانی آفات کے دوران بلاتفریقِ مذہب وملت ریلیف کا کام ہو، فرقہ وارانہ فسادات کے پرآشوب حالات میں مظلوموں کی دادرسی اور بازآبادکاری ہو، میدانِ تعلیم میں مستحق طلبہ کے لیے وظائف کی فراہمی ہو، یا ملک کے طول وعرض میں نئی نسل کے ایمان کے تحفظ کے لیے دینی مکاتب کا قیام؛ جمعیۃ ہر محاذ پر پوری مستعدی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہے۔ مزید برآں، بے گناہوں پر لگائے جانے والے بے بنیاد الزامات کے خلاف عدالتوں میں مضبوط قانونی چارہ جوئی اور خالص انسانی بنیادوں پر رفاہی وفلاحی سرگرمیاں انجام دینا جمعیۃ کا طرۂ امتیاز ہے۔ تقریب میں بحیثیت مہمانِ خصوصی جلوہ افروز جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر و نائب امیر شریعت صوبہ مہاراشٹرا حضرت مولانا حلیم اللہ قاسمی صاحب نے اپنے بصیرت افروز کلیدی خطاب میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء نے ہمیشہ ملک کی سلامتی، بقا اور تعمیر وترقی کے لیے اپنی گراں قدر خدمات پیش کی ہیں، اور اس کا موقف ہمیشہ پیار، محبت اور اخوت پر مبنی رہا ہے۔ مولانا نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ جمعیۃ نے ہمیشہ منافرت پھیلانے والوں کی شدید مخالفت کی ہے، جس سے ملک کی فضا مسموم ہو اور فرقہ وارانہ خلیج پیدا ہو، خواہ یہ شرانگیز گفتگو مسلمانوں ہی کی جانب سے کیوں نہ کی گئی ہو۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید فرمایا کہ آج جمعیۃ علماء مظلوموں، پسے ہوئے طبقات اور بے سہارا افراد کی توانا آواز بن کر پورے ملک میں اربابِ اقتدار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی پوزیشن میں ہے، تو یہ درحقیقت اس کے اپنے تابندہ وشاندار ماضی اور حال میں دی جانے والی بے پناہ قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے جانشینِ شیخ الاسلام، قومی صدر جمعیۃ علماء ہند، حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ ملک صرف پیار اور باہمی رواداری کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔ نفرت چاہے جس طرف سے بھی آئے، اس ملک کے لیے زہرِ قاتل ہے اور منافرت کے بیج بونے والے عناصر ملک کے کھلے دشمن ہیں۔ جمعیۃ نے ہر میدان میں اپنی بے لوث اور انتھک محنت سے عوام الناس کا غیر متزلزل اعتماد جیتا ہے۔ دورانِ پروگرام جمعیۃ اہل حدیث ممبئی کے صدر مولانا منظر احسن سلفی کلوا ممبرا این سی پی ایس پی کے صدر جناب شمیم احمد خان چیئرمین الہدایہ پبلک اسکول، مولانا مصعب ندوی صاحب، سماجوادی پارٹی (ممبرا کلوا) کے صدر، جناب شبیر خان نے بھی اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔ ان مقتدر شخصیات نے جمعیۃ علماء ہند کی ہمہ گیر قومی، ملی اور تعلیمی کاوشوں کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور حصولِ تعلیم کی اہمیت و افادیت پر پرمغز گفتگو کی۔ تقریب کے دوران معزز مہمانوں کے دستِ مبارک سے طلبہ میں اسکالرشپ کے چیک تقسیم کیے گئے، جس سے مستحق طلبہ اور ان کے سرپرستوں کے چہروں پر طمانیت اور تشکر کے جذبات دیدنی تھے۔ اس عظیم الشان اجلاس میں شہر اور بیرونِ شہر کی متعدد سرکردہ شخصیات، علمائے کرام اور معززین نے خصوصی طور پر شرکت کی، جن میں مولانا اشتیاق احمد قاسمی صاحب (خازن، جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، مفتی حفیظ اللہ قاسمی صاحب (ناظم تعلیمات مدرسہ سراج العلوم بھونڈی و ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، مولانا ذاکر حسین صابلے مولانا امین الاسلام قاسمی سید سہیل ساحل حافظ محمد لقمان خورشید احمد چودھری مولانا مصعب مظاہری صاحب (صدر، تنظیم علماء وائمہ کوسہ ممبرا)، قاری مختار صاحب (نائب صدر، تنظیم علماء وائمہ کوسہ ممبرا)، مولانا سیف اللہ صاحب (صدر، جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا)، حافظ ایوب صاحب (سرپرست، جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا) اور مولانا مناظر احسن سلفی صاحب کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد میں مقامی علمائے کرام، اراکینِ مجلس منتظمہ، طلبہ، ان کے سرپرستوں اور شہر کے دانشوران نے پروگرام میں شرکت کی۔

پویتر پورٹل پر اساتذہ کی بھرتی میں اردو ذریعہ تعلیم کی خالی مزید اسامیوں کو اپ لوڈ کیا جائے

پاچورہ جلگاؤں کے ایم ایل اے کو پیش ہوا محضر

جلگاؤں: 12/اگست (عقیل خان بیاولی): پویتر پورٹل کے ذریعہ جاری اساتذہ کی بھرتی کے عمل میں اردو ذریعہ تعلیم کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے امیدواروں کو پورٹل پر مکمل طور پر شامل نہ کرنے اور اردو والوں کے حقوق کی تلفی جیسے اہم مسائل پر اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے وفد نے، تنظیم کے بانی ساجد نثار احمد کی قیادت میں، پاچورا اسمبلی حلقہ کے رکن اسمبلی کشور آپا پاٹل سے ملاقات کی۔ اس موقع پر تنظیم کے کارکنان عاقب شیخ اور مجاہد خان، نے ان سے تفصیلی بات چیت کی 30000 اساتذہ کی اِس بھرتی میں اُردو کے صرف 976 اساتذہ کو شاملِ کیا گیا ہے اسی لیے اس اہم میٹنگ میں اردو ذریعہ تعلیم کی خالی اسامیوں کے مسئلے پر خصوصی توجہ کے ساتھ ترجیح دیے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ تمام ضلع پریشدوں، مہانگر پالیکاؤں اور نگر پالیکا اداروں میں اردو میڈیم کی جن خالی جگہوں کی معلومات ابھی تک پوتر پورٹل پر اپ لوڈ نہیں کی گئی ہیں، اس پر گفتگو کی گئی۔ متعلقہ اداروں اور وزیر تعلیم دادا بھوسے سے براہِ راست رابطہ قائم کرکے خالی اسامیوں کی معلومات کے حوالے سے بات چیت کی گئی اور مناسب کارروائی کرنے کا مطالبہ ایک میمورنڈم کے ذریعہ کیا گیا۔ میٹنگ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ جن اداروں کو منظوری اور احکامات جاری کر دیے گئے ہیں، وہاں اردو میڈیم کی تمام دستیاب خالی جگہوں کا جائزہ لے کر بھرتی کے عمل میں انہیں شامل کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ اس میٹنگ میں اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے کارکنان مجاہد خان عاقب شیخ اور اردو میڈیم کے امیدوار موجود تھے۔

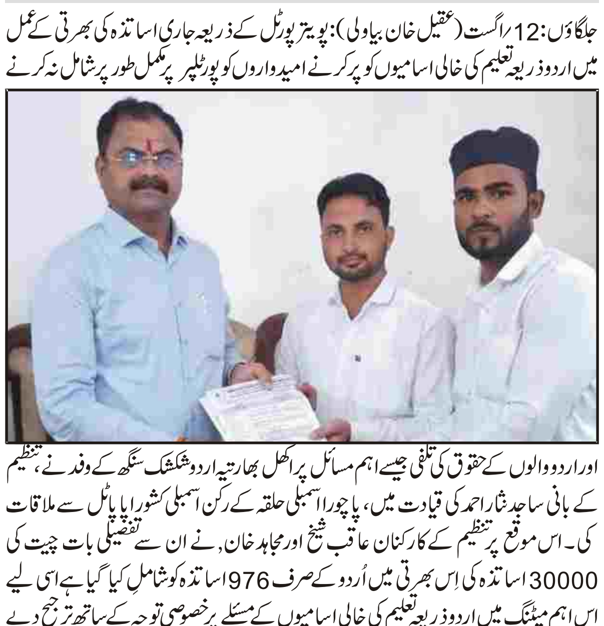

عامر خان پروڈکشنز کی ”بنٹوارہ "1947 کے لیے ایڈوانس بکنگ کھل گئی، انسانیت کی کہانی اور بڑی اسکرین پر دیکھنے کی امید

ممبئی: 12/اگست: (ایم ملک) عامر خان پروڈکشن کی ”بنٹوارہ 1947 اس سال ہندوستانی سنیما میں سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے۔ فلم میں شبانہ اعظمی، سنی دیول اور پریتی زنٹا نے اہم کردار ادا کیے ہیں۔ ہندوستان کی تقسیم کے پس منظر میں قائم، یہ انسانیت، ہمدردی اور جرات کی ایک طاقتور کہانی پیش کرتا ہے۔ حال ہی میں ریلیز ہونے والے ٹیزر، ٹریلر اور گانوں نے سامعین کو فلم کی جذباتی کہانی کی جھلک دی ہے، جس سے مزید جوش وخروش بڑھ گیا ہے۔ جیسے جیسے فلم کی ریلیز کی تاریخ قریب آرہی ہے، ”بنٹوارہ 1947 کے لیے ایڈوانس بکنگ اب سینما گھروں میں باضابطہ طور پر کھل گئی ہے۔ سامعین اپنے ٹکٹ بک کرسکتے ہیں اور بڑی اسکرین پر اس طاقتور کہانی کو دیکھنے کے لیے اپنی نشستیں محفوظ کرسکتے ہیں۔ شاندار پرفارمنس اور جذباتی بیانیہ کے ساتھ، توقع کی جاتی ہے کہ فلم ناظرین پر دیرپا تاثر چھوڑے گی۔ اپنے طاقتور بصری، دل دہلا دینے والی کہانی اور شاندار پرفارمنس کے ساتھ، ”بنٹوارہ 1947 برصغیر کی تاریخ کے سب سے مشکل دور میں محبت، قربانی، انسانیت اور امید کی جذباتی فلمی کہانی پیش کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ ”بنٹوارہ 1947 میں شبانہ اعظمی، سنی دیول، پریتی زنٹا، کرن دیول، علی فضل، اور ابھیمنیو سنگھ سمیت شاندار کاسٹ شامل ہیں۔ یہ فلم تقریباً تین دہائیوں کے بعد راجکمار سنتوشی اور سنی دیول کی بہت منتظر جوڑی کو دوبارہ اکٹھا کرتی ہے۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے بننے والی ”بنٹوارہ 1947 کو نیشنل ایوارڈ یافتہ فلم ساز راجکمار سنتوشی نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ فلم کی موسیقی اے آر نے ترتیب دی ہے۔ رحمان، جاوید اختر کے بول کے ساتھ۔ اس فلم کو عامر خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے اور یہ تقسیم کے دن یعنی 14 اگست 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

दैनिक वरक-ए-ताजा
روزنامہ ورق تازہ
مقامی و علاقائی خبریں
13/اگست 2026

ناندیڑ: مختلف جرائم کے مقدمات درج، متعدد ملزمان گرفتار

ناندیڑ، 12 اگست: ** ضلع ناندیڑ میں چوری، دھوکہ دہی، سڑک حادثہ، عوامی اشتعال انگیزی اور غیر قانونی شراب فروشی کے مختلف معاملات میں پولیس نے مقدمات درج کر کے متعدد ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔

1۔ حدگاؤں: کھیت سے سولر بجلی کی تار چوری

11 اگست 2026 کو تعلقہ ہدگاؤں کے گاؤں کوٹھا میں نامعلوم افراد نے شکایت کنندہ کے کھیت سے ** 15 ہزار روپے مالیت کی سولر بجلی کی تار ** چرا لی۔ اس معاملے میں ولاس دتاتراو پوار (65) کی شکایت پر بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

2۔ ماہور: نقلی سونے چاندی کے زیورات فروخت کر کے دھوکہ دہی

10 اگست 2026 کو ماہور کے بالاجی جیولرز میں تین افراد نے مبینہ طور پر ** نقلی سونے اور چاندی کے زیورات ** فروخت کر کے دکاندار کو دھوکہ دیا۔ شکایت پر چیتن راجو برکڈ، پرتھمیش اشوک گوڈ اور گنیش گلاب راو گوپنے کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

3۔ اردھاپور: موٹر سائیکل حادثے میں ایک شخص کی موت

اردھاپور تعلقہ میں پیش آئے سڑک حادثے میں ** پانڈورنگ بابوراو کھپسے ** کی موت ہوگئی۔ الزام ہے کہ مخالف سمت سے آنے والے موٹر سائیکل سوار کی لاپرواہی کے باعث حادثہ پیش آیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

4۔ حدگاؤں: سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز اسٹیٹس پوسٹ کرنے کا مقدمہ

حڈگاؤں کے آزاد چوک میں تین افراد پر موبائل فون کے ذریعے ایسا قابلِ اعتراض اسٹیٹس پوسٹ کرنے کا الزام ہے جس سے دو برادریوں کے درمیان کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ شکایت کی بنیاد پر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش جاری ہے۔

5۔ غیر قانونی شراب کے خلاف کارروائیاں

حمایت نگر: پولیس نے مہادپور گاؤں میں ایک 65 سالہ شخص کو ** 3 ہزار روپے مالیت کی دیسی شراب ** بغیر لائسنس فروخت کی غرض سے رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ مقدمہ درج کر کے تفتیش جاری ہے۔

* دھرم آباد: ** عدالت کے قریب کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ایک شخص کو ** 13 ہزار روپے مالیت کی غیر ملکی شراب ** اور ** 30 ہزار روپے مالیت کی موٹر سائیکل ** سمیت حراست میں لیا۔ شراب بغیر لائسنس فروخت کرنے کی نیت سے رکھی گئی تھی۔ ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

ناندیڑ پولیس نے کہا ہے کہ ضلع میں جرائم اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائیاں مسلسل جاری رہیں گی۔

بعنوان ”ملک کے موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں“

14 اگست کو عظیم الشان اجلاس، حضرت مفتی سید سلمان منصور پوری کی ناندیڑ آمد

جمعیت علماء ہند
شہر و ضلع ناندیڑ

ناندیڑ-12 اگست (راست) جمعیۃ علماء شہر و ضلع ناندیڑ کے زیرِ اہتمام 14 اگست 2026ء، بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب عظیم الشان اجلاسِ عام بمقام حیدر گارڈن مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اجلاس سے قبل اسی روز خصوصی نشست برائے علماء اکرام، دانشوران قوم کی بعد نماز عصر بمقام مسجد خواجگان نظامی کالونی میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اجلاس کا عنوان ”ملک کے موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں“ پر رکھا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مہمانان • خصوصی و مقرر ممتاز عالم دین حضرت مفتی سید سلمان منصور پوری دامت برکاتہم استاذ حدیث و ناب مفتی از※ رہندار العلوم دیو بند تشریف لائے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند مہاراشٹر تشریف لا رہے ہیں۔ اسی ضمن میں آج شہر کے 2 حیدر باغ بعد نماز عشاء بمقام جمعیۃ علماء ہند شہر و ضلع ناندیڑ کے دفتر پر ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اجلاس سے متعلق تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر مفتی محمد ایوب قاسمی، حضرت مولانا محمد عثمان فیصل جناب قاسمی (صدر جمعیت علما ضلع ناندیڑ) حضرت مولانا مفتی عبدالمتین صاحب (ناندیڑ شہر صدر جمعیۃ علما ہند) مولانا محمد وسیم صاحب شیخ علیم الدین محمد رفیع صاحب کے علاوہ دیگر عہدیداران و جمیع اراکین جمعیت علماء شہر و ضلع ناندیڑ کے ذمہ داران موجود تھے۔

گھوڑ گنگا شوگر فیکٹری دوبارہ شروع ہونے کی جانب اہم قدم

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے ہدایت دی ہے کہ راؤ صاحب دادا پوار گھوڑ گنگا کوآپریٹو شوگر فیکٹری کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے ضروری کارروائی فوری طور پر مکمل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ فیکٹری کو درکار مالی امداد حاصل کرنے کے لیے نیشنل اسمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایس ڈی سی) کو پیش کی گئی قرض کی تجویز میں پائی جانے والی خامیوں کو فوری طور پر دور کر کے نظرِثانی شدہ تجویز دوبارہ پیش کی جائے۔ سہیادری گیسٹ ہاؤس میں گھوڑ گنگا کوآپریٹو شوگر فیکٹری کو دوبارہ شروع کرنے کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سنیترہ اجیت پوار نے کہا کہ گھوڑ گنگا شوگر فیکٹری شیرور تعلقہ کی معیشت کے لیے ایک اہم سہارا ہے۔ فیکٹری پر انحصار کرنے والے ہزاروں کسانوں، گنے کے کاشت کاروں، مزدوروں، چھوٹے کاروباری افراد اور ان کے خاندانوں کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے فیکٹری کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ سنیترہ پوار نے بتایا کہ گھوڑ گنگا کوآپریٹو شوگر فیکٹری کا دائرۂ کار پورے شیرور تعلقہ تک پھیلا ہوا ہے اور تعلقہ کے 98 گاؤں اس کے دائرۂ کار میں شامل ہیں۔ فیکٹری کے تقریباً 19 ہزار اراکین ہیں۔ گزشتہ تین شوگر سیزن سے فیکٹری بند ہونے کے باعث اس پر انحصار کرنے والے کسانوں، مزدوروں اور دیگر متعلقہ طبقات کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فیکٹری کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے درکار مالی امداد کے سلسلے میں این ایس ڈی سی کو تجویز پیش کی گئی تھی، تاہم تجویز میں کچھ خامیاں پائے جانے کے باعث اسے واپس کر دیا گیا۔

ناندیڑ یونیورسٹی میں اینٹی ریگنگ قانون پر قانونی رہنمائی کیمپ منعقد

ناندیڑ، 12 اگست: ضلع و سیشن جج اور ناندیڑ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے چیئرمین ** نریندر کے۔ برہمے ** کی ہدایت پر آج ** سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ ** میں ** مہاراشٹر اینٹی ریگنگ ایکٹ 1999 ** کے موضوع پر ایک قانونی رہنمائی کیمپ منعقد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر ** ڈاکٹر منوہر چاسکر ** نے کی، جبکہ پرو وائس چانسلر ** ڈاکٹر اشوک مہاجن ** بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے قانونی معاونین ** شکیل، مدھولکر ** اور ** دادا صاحب ویدیہ ** نے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے طلبہ کو مہاراشٹر اینٹی ریگنگ قانون، اس کی مختلف دفعات اور ریگنگ کی روک تھام کے لیے اختیار کیے جانے والے اقدامات سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا۔ اس موقع پر ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سیکریٹری ** شرد دیشپانڈے ** نے بطور مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے طلبہ کو ریگنگ کے نقصانات، اس کے قانونی نتائج اور طلبہ کی ذمہ داریوں کے بارے میں تفصیلی رہنمائی فراہم کی۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ تعلیمی اداروں میں خوف سے پاک، محفوظ اور خوشگوار ماحول برقرار رکھنے میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔

ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے اطراف مبینہ غیر قانونی مسافر برداری، ٹیکسی یونین کی خاتون صدر کا بھوک ہڑتال کا انتباہ

ناندیڑ: شہر کے وسط میں واقع ** سری حضور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن ** کے اطراف مبینہ طور پر غیر قانونی مسافر برداری جاری ہونے کا الزام سامنے آیا ہے۔ آدرش کالی-پیلی ٹیکسی سنگھٹنا ** کی صدر ** چھایا بائی گنگادھر جادھو ** نے انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس پر فوری کارروائی نہ کی گئی تو وہ ** 14 اگست 2026 ** سے ضلع کلکٹر دفتر کے سامنے غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کریں گی۔ یونین کی جانب سے ضلع کلکٹر، پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور وزیر آباد پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر کو دیے گئے مکتوب میں الزام لگایا گیا ہے کہ ریلوے اسٹیشن کے اطراف ایسے مقامات پر نجی گاڑیوں کے ذریعے مسافر برداری کی جا رہی ہے جہاں ٹیکسیوں کو نہ مسافر بٹھانے کی اجازت ہے اور نہ ہی گاڑیاں کھڑی کرنے کی۔ یونین نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ یہ سرگرمیاں مبینہ طور پر وزیر آباد پولیس اسٹیشن کے ایک ٹریفک اہلکار کی سرپرستی میں جاری ہیں۔

دھنے گاؤں پیٹرول پمپ قتل کیس میں

ایک اور مفرور ملزم گرفتار، ایل سی بی کی بڑی کارروائی

स्थानिक गुन्हे शाखा, नांदेड.

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) دھنے گاؤں پیٹرول پمپ پر پیش آئے قتل کے سنسنی خیز معاملے میں مقامی کرائم برانچ نے ایک اور مفرور ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ ضلع کے سنگین جرائم میں ملوث مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے، جس کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں درج مقدمہ نمبر 2026/951 کے چھٹے مفرور ملزم کو حراست میں لیا گیا۔ پولیس کے مطابق 8 اگست 2026 کو مقتول اندرجیت سنگھ ولد بلجیت سنگھ باوری (25)، ساکن سنت گاڈگے بابا سوسائٹی، پرانا کوٹھا، ناندیڑ، اپنے ساتھی کے ساتھ دھنے گاؤں پیٹرول پمپ پر موٹر سائیکل میں پیٹرول بھرانے گئے تھے۔ اسی دوران نیتن بگانیا، دلیپ ڈاکورے، کنّا پردیشی اور ان کے دیگر ساتھی وہاں موٹر سائیکلوں پر پہنچے اور پرانی دشمنی کے باعث منصوبہ بند حملہ کر دیا۔ حملے کے دوران اندرجیت سنگھ باوری پر خنجر سے متعدد وار کیے گئے، جس کے نتیجے میں ان کی موت ہوگئی۔ اس واقعے کے بعد ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی مختلف دفعات اور آرمس ایکٹ کی دفعہ 25/4 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ مفرور ملزمان کی تلاش کے دوران 11 اگست 2026 کو مقامی کرائم برانچ کی ٹیم وزیر آباد پولیس اسٹیشن کی حدود میں گوردھن گھاٹ علاقے میں گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملی کہ مقدمہ نمبر 2026/951 کا مفرور ملزم اجے عرف اجّو بگانیا گوردھن گھاٹ کے علاقے میں چھپا ہوا ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس نے علاقے میں چھاپہ مار کر ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنا نام اجے عرف اجّو مہندر بگانیا (32)، ساکن والمیکی نگر، دیگلور ناکہ، ناندیڑ بتایا۔ مزید تفتیش میں اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر دھنے گاؤں پیٹرول پمپ پر قتل کی واردات میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ بعد ازاں گرفتار ملزم کو مزید قانونی کارروائی اور تفتیش کے لیے ناندیڑ دیہی پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق اس مقدمے میں اس سے قبل پانچ ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا ہے، جبکہ اب اجے عرف اجّو مہندر بگانیا کی گرفتاری کے بعد پولیس حملے کی منصوبہ بندی، ملزمان کے باہمی تعلقات، واردات میں شامل دیگر افراد اور حملے میں استعمال ہونے والے ہتھیار کے بارے میں مزید تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی نگرانی میں سب انسپکٹر سائناتھ پیوڈ اور مقامی کرائم برانچ کے اہلکاروں سندیپ گھوگرے، بالاجی قدم، عمران شیخ، سنتوش بیلورود، پرمود جونڈھلے، روی ہرالے اور امول گھیوارے نے انجام دی۔

لاتور میں مٹکا اور جوا کھیلنے والوں کے خلاف پولیس کی بڑی کارروائی

ناندیڑ/لاتور: ** ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف جاری مہم کے تحت پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (DIG) ** شاہاجی اُماپ ** کی ہدایت پر خصوصی پولیس ٹیم نے ضلع لاتور میں مختلف مقامات پر چھاپے مار کر مٹکا اور جوا کھیلنے والوں کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ اس دوران ** 27 ملزمان ** کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور ** 17 لاکھ 84 ہزار 680 روپے ** مالیت کا نقدی اور دیگر سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق ** 11 اگست 2026 ** کو شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں تروپتی اسپتال جانے والی سڑک پر واقع ** راجے بار اینڈ ریسٹورنٹ ** کے سامنے ٹین شیڈ میں چل رہے مٹکا اڈے پر چھاپہ مارا گیا۔ کارروائی کے دوران ** 12 ہزار 610 روپے نقد ** اور ** 3 موبائل فون ** (قیمت 19 ہزار روپے) ضبط کیے گئے، جبکہ ** 6 ملزمان ** کو گرفتار کر کے شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر جوا ایکٹ کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

ممبئی: ”گوشت یا مچھلی کھاتے ہیں تو گھر نہیں ملے گا“ اسٹیٹ ایجنٹ کے ویڈیو پر تنازع

ممبئی: سوشل میڈیا پر رئیل اسٹیٹ ایجنٹ ** بھاویش کاورے ** کا ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہا ہے، جس میں وہ دعویٰ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گوشت یا مچھلی کھاتا ہے تو اسے ممبئی کے تاردیو علاقے میں گھر نہیں ملے گا۔ ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردِعمل دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ویڈیو میں بھاویش کاورے ایک 2BHK فلیٹ دکھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر آپ خالص سبزی خور ہیں تو ان سے رابطہ کریں، لیکن اگر آپ گوشت یا مچھلی کھاتے ہیں تو اس عمارت میں آپ کو گھر نہیں ملے گا۔ انہوں نے ویڈیو میں بتایا کہ یہ 900 مربع فٹ کارپٹ ایریا پر مشتمل 2BHK فلیٹ ہے، جس کی بالکنی سے جنوبی ممبئی کا خوبصورت منظر اور سمندر کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ اس فلیٹ کی قیمت ** 6 کروڑ 30 لاکھ روپے ** بتائی گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک کار پارکنگ بھی شامل ہے۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر کئی صارفین نے اس بیان پر اعتراض کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ ممبئی میں کون کیا کھائے یا نہ کھائے، یہ طے کرنے کا اختیار کسی فرد یا ایجنٹ کو کیسے ہو سکتا ہے۔ متعدد افراد نے اسے امتیازی رویہ قرار دیتے ہوئے تنقید کی، جبکہ اس معاملے پر مختلف حلقوں میں بحث جاری ہے۔

یوٹیوب کی نئی پالیسی: کمائی کرنا ہوگا مزید مشکل، نئے قوانین سے کریئیٹرز میں تشویش

نئی دہلی: ٹیوب کریئیٹرز کے لیے ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔ کمپنی نے یوٹیوب پارٹنر پروگرام (YPP) کے تحت اشتہارات اور YouTube Premium سے حاصل ہونے والی آمدنی کے قوانین میں بڑی تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ یہ نئے قواعد خاص طور پر ان نئے کریئیٹرز کے لیے بڑا دھچکا سمجھے جا رہے ہیں جو ویڈیوز اور شارٹس کے ذریعے کمائی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ نئے قوانین یکم فروری 2027 سے نافذ ہوں گے اور صرف نئے کریئیٹرز پر لاگو ہوں گے۔ جو کریئیٹرز پہلے ہی یوٹیوب پارٹنر پروگرام کا حصہ ہیں، ان پر ان تبدیلیوں کا اطلاق نہیں ہوگا۔ نئی اہلیت کی شرائط یکم فروری 2027 سے اشتہارات اور YouTube Premium کی آمدنی حاصل کرنے کے لیے نئے کریئیٹرز کو درج ذیل میں سے کسی ایک شرط کو پورا کرنا ہوگا: لانگ فارم ویڈیوز: گزشتہ 365 دنوں میں 8 ہزار اہل واچ آورز۔ اس سے پہلے یہ حد 4 ہزار واچ آورز تھی۔ یوٹیوب شارٹس: گزشتہ 90 دنوں میں 2 کروڑ (20 ملین) اہل شارٹس ویوز۔ پہلے یہ حد 1 کروڑ (10 ملین) ویوز تھی۔ یوٹیوب کے مطابق 2018 کے بعد یوٹیوب پارٹنر پروگرام میں یہ سب سے بڑی تبدیلی ہے۔ اگر ہدف پورا نہ ہو تو؟ کمپنی نے واضح کیا ہے کہ جو کریئیٹرز یہ نئی حدیں پوری نہیں کر پائیں گے، ان کے لیے دیگر کمائی کے ذرائع بدستور موجود رہیں گے۔ فین فنڈنگ اور شاپنگ میں کوئی تبدیلی نہیں: Super Chat، Super Thanks، Channel Memberships اور YouTube Shopping سے کمائی کے قواعد پہلے جیسے ہی رہیں گے۔ موجودہ شارٹس کریئیٹرز کے لیے: جو پہلے ہی شارٹس سے آمدنی حاصل کر رہے ہیں، انہیں اشتہارات کی آمدنی برقرار رکھنے کے لیے گزشتہ 90 دنوں میں کم از کم 1 کروڑ ویوز برقرار رکھنے ہوں گے۔ اگر ویوز 1 کروڑ سے کم ہو جاتے ہیں تو چینل کو یوٹیوب پارٹنر پروگرام سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ جیسے ہی دوبارہ 1 کروڑ ویوز مکمل ہوں گے، شارٹس کی آمدنی خود بخود بحال ہو جائے گی۔ یوٹیوب نے یہ فیصلہ کیوں کیا؟ اپنے سرکاری بلاگ میں یوٹیوب نے کہا ہے کہ پلیٹ فارم کی غیر معمولی ترقی کے باعث یہ تبدیلی ضروری ہو گئی تھی۔ روزانہ 200 ارب سے زائد شارٹس ویوز ریکارڈ کیے جا رہے ہیں۔ ٹی وی اسکرینز پر روزانہ 1 ارب گھنٹے سے زیادہ یوٹیوب مواد دیکھا جاتا ہے۔ اس وقت یوٹیوب پارٹنر پروگرام میں 30 لاکھ سے زائد فعال کریئیٹرز شامل ہیں۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ نئے قوانین کا مقصد فعال اور معیاری کریئیٹرز کو زیادہ فائدہ پہنچانا ہے، اور توقع ہے کہ 2027 میں 2026 کے مقابلے میں کریئیٹرز کو مجموعی طور پر زیادہ ادائیگیاں کی جائیں گی۔ کمائی کے نئے مواقع یوٹیوب چاہتا ہے کہ کریئیٹرز صرف اشتہارات کی آمدنی پر انحصار نہ کریں، اس لیے کمپنی نے کچھ نئی مراعات بھی متعارف کرائی ہیں: Shopping Bonus: یوٹیوب شاپنگ کے ذریعے مصنوعات فروخت کرنے پر اضافی بونس۔ Brand Deals اور Trends Incentive: برانڈ کولیبریشن اور نئے ٹرینڈز شروع کرنے والے کریئیٹرز کے لیے خصوصی مالی مراعات۔ Premium Lite: یوٹیوب اپنی Premium Lite سروس تمام ممالک میں متعارف کرا رہا ہے، جس کی خالص سبسکرپشن آمدنی کا 60 فیصد منتخب کریئیٹرز میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس میں لانگ فارم ویڈیو کریئیٹرز کو 55 فیصد اور شارٹس کریئیٹرز کو 45 فیصد حصہ ملے گا۔ کریئیٹرز میں تشویش یوٹیوب کے اعلان کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر متعدد کریئیٹرز نے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر چھوٹے اور نئے کریئیٹرز کا کہنا ہے کہ ابتدائی آمدنی کے بغیر 8 ہزار واچ آورز یا 2 کروڑ شارٹس ویوز حاصل کرنا انتہائی مشکل ہوگا، جس سے نئے افراد کے لیے یوٹیوب کو آمدنی کا ذریعہ بنانا پہلے سے زیادہ دشوار ہو جائے گا۔

امبیڈکر مجسمہ تا سرکاری میڈیکل اسپتال وزیر آباد راستے پر

13 تا 15 اگست امتناعی احکامات نافذ

ناندیڑ، 12 اگست: (ورق تازہ نیوز) یومِ آزادی کے موقع پر 15 اگست کو ہونے والی سرکاری پرچم کشائی تقریب کو پُرامن ماحول میں منعقد کرنے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے ناندیڑ پولیس نے اہم راستوں پر امتناعی احکامات نافذ کر دیے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (BNSS) 2023 کی دفعہ 163 کے تحت ** 13 اگست 2026 کو صبح 9 بجے سے 15 اگست 2026 کی رات 12 بجے تک ** درج ذیل راستے پر ہر قسم کے احتجاجی پروگراموں پر پابندی عائد کی ہے۔ یہ راستہ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے، چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمے، ضلع کلکٹر دفتر، مہاتما گاندھی کے مجسمے، تحصیل دفتر ناندیڑ، پولیس سپرنٹنڈنٹ دفتر، سرکاری آیورویدک کالج و اسپتال اور سرکاری میڈیکل اسپتال وزیر آباد، ناندیڑ تک محیط ہے۔ اس دوران بھوک ہڑتال، خودسوزی کی کوشش، دھرنا، جلوس، ریلی، ستیہ گرہ اور دیگر احتجاجی سرگرمیوں کے انعقاد پر مکمل پابندی رہے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امن و امان برقرار رکھنے اور یومِ آزادی کی تقریبات کو بحسن و خوبی انجام دینے کے لیے یہ اقدام کیا گیا ہے۔ چونکہ متعلقہ افراد کو نوٹس جاری کر کے ان کا موقف سننے کے لیے مناسب وقت دستیاب نہیں تھا، اس لیے ہنگامی حالات کے پیشِ نظر بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا 2023 کی دفعہ 163 (2) کے تحت یکطرفہ امتناعی حکم جاری کیا گیا ہے۔

ای-فصل رجسٹریشن کے لیے مقرر معاونین سے تعاون کریں: ضلع کلکٹر راہل کردیلے

ناندیڑ، 12 اگست: ** ضلع کلکٹر ** راہل کردیلے ** نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ** ای-فصل معائنہ (DCS-Digital Crop Survey) ** مہم کے تحت مقرر کیے گئے معاونین سے بھرپور تعاون کریں تاکہ فصلوں کی درست آن لائن رجسٹریشن ممکن ہو سکے اور کسانوں کو سرکاری خدمات سے بروقت فائدہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ ای-فصل معائنہ حکومت کا ایک اہم اور ترجیحی منصوبہ ہے، جس کا مقصد کسانوں کی مشکلات کم کرنا اور ** سات بارہ (12/7) ریکارڈ ** پر فصلوں کی درست آن لائن اندراج کو یقینی بنانا ہے۔ خریف سیزن 27-2026 ** سے ** ڈیجیٹل کراپ سروے موبائل ایپ ** کے ذریعے فصلوں کی رجسٹریشن کی جا رہی ہے۔ یہ مہم ** 11 اگست سے 10 نومبر 2026 ** تک جاری رہے گی، جس کے دوران ہر سروے نمبر اور گروپ کے مطابق کھیتوں میں موجود فصلوں کی معلومات ڈیجیٹل طور پر جمع کی جائیں گی۔ ضلع کلکٹر نے بتایا کہ اس ڈیٹا کو مختلف سرکاری زرعی اسکیموں، فصل بیمہ، قدرتی آفات سے امداد، زرعی شماریات اور ** ایگری اسٹیک (AgriStack) ** منصوبے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ای-فصل رجسٹریشن کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے آج ** نالیشور سرکل ** کے ** سومیشور ** اور ** لمبگاؤں سرکل ** کے ** ورکھیڈ ** گاؤں کے کھیتوں کا دورہ کیا۔

کمبھ میلے کے مبینہ ٹینڈر گھوٹالے میں وزیر گریش مہاجن کے دو رشتہ دار گرفتار، آخر معاملہ کیا ہے؟

ناسک: یہاں آئندہ سنگھستھ کمبھ میلے کی تیاریوں کے دوران مبینہ طور پر جعلی ٹینڈروں کا بڑا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ کمبھ میلے کے لیے مختلف سامان کی فراہمی کے نام پر ٹھیکیداروں کو جعلی ٹینڈر اور جعلی ورک آرڈر جاری کیے گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس مبینہ دھوکہ دہی کی مالیت 400 سے 500 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ اس معاملے کے منظر عام پر آنے کے بعد کمبھ میلے کی تیاریوں میں جعلی دستاویزات کے ذریعے ٹھیکیداروں کو نشانہ بنانے کا سنگین انکشاف ہوا ہے۔ اس کیس نے کمبھ میلے کے انچارج وزیر گریش مہاجن کی مشکلات بڑھا دی ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اس معاملے میں ان کے دو رشتہ داروں کی گرفتاری کے بعد یہ کیس مزید زیرِ بحث آ گیا ہے۔ تاہم گریش مہاجن نے واضح کیا ہے کہ جو بھی قصوروار ہوگا، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ پیر کے روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے گریش مہاجن نے بتایا کہ کمبھ میلے کے تمام سرکاری ٹینڈر صرف آن لائن جاری کیے جاتے ہیں، جبکہ اس معاملے میں جعلی آف لائن ٹینڈر تیار کیے گئے۔ ان کے مطابق اس سازش میں چار افراد کے ملوث ہونے کی اطلاعات ہیں۔ انہوں نے صحافیوں کو مبینہ جعلی ورک آرڈر بھی دکھائے اور بتایا کہ اس سلسلے میں پولیس میں شکایت درج کرائی جا چکی ہے۔ گریش مہاجن نے کہا، ** ”چاہے ملزم میرا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اسے کسی بھی صورت میں رعایت نہیں دی جائے گی۔ اب اس معاملے کی مزید تفتیش اور قانونی کارروائی پر سب کی نظریں مرکوز ہیں۔

نئے انداز میں آ رہی ہے بجاج پلسر 150؛ لانچ سے پہلے ہی بائیک کے زبردست فیچرز سامنے آ گئے

ممبئی: بائیک شوقین افراد کے لیے خوشخبری ہے کہ بجاج آٹو اپنی مقبول موٹر سائیکل پلسر 150 کو نئے انداز اور جدید فیچرز کے ساتھ بازار میں متعارف کرانے کی تیاری کر رہی ہے۔ سرکاری لانچ سے پہلے ہی یہ بائیک ڈیلرشپ پر نظر آنے کے بعد اس کے ڈیزائن اور خصوصیات کی تفصیلات سامنے آ گئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق نئی پلسر 150 میں زیادہ اسپورٹی اور جدید ڈیزائن دیا جائے گا۔ بائیک میں ایل ای ڈی ہیڈ لائٹ، ایل ای ڈی انڈیکیٹرز، نئے گرافکس، بہتر ڈیجیٹل انسٹرومنٹ کلسٹر اور کچھ ویریئنٹس میں بلوٹوتھ کنیکٹیویٹی جیسی جدید سہولیات بھی فراہم کی جا سکتی ہیں۔ کارکردگی کے لحاظ سے بھی بائیک میں بہتری کی توقع ہے۔ نئی چیسس، بہتر سسپنشن اور ریفائنڈ انجن ٹیوننگ کے باعث سواری پہلے سے زیادہ آرام دہ اور مستحکم ہوگی، جبکہ مائلیج اور پرفارمنس میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ کمپنی نے ابھی تک نئی پلسر 150 کی قیمت یا لانچ کی تاریخ کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے، تاہم ذرائع کے مطابق اس کی ایکس شوروم قیمت تقریباً 1.10 لاکھ سے 1.20 لاکھ بھارتی روپے کے درمیان ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بجاج آٹو کی جانب سے ابھی تک سرکاری طور پر تمام تفصیلات جاری نہیں کی گئی ہیں، لیکن ڈیلرشپ پر بائیک کے نظر آنے کے بعد یہ واضح اشارہ مل رہا ہے کہ نئی بجاج پلسر 150 جلد ہی بھارتی بازار میں لانچ کی جا سکتی ہے۔

8999942523 عبدالرحمٰن
9545332211 عبدالماجد
BIS 916 Hallmark
زِینت جیولرس
پہناواڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور
سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی